http://www.Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۱۳ تا ۱۹ شعبان ۱۴۱۹ھ بمطابق ۴ تا ۱۰ دسمبر ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۲۸

افغانستان میں
محاذِ جنگ کی صورتِ حال

مغرب میں
نورِ اسلام
کا غلبہ

شکست قادیانیت کا مقدر

ستر ہویں سالانہ ختم نبوت
کانفرنس ربوہ سے
حکیم العصر کا خطاب

اسٹیٹ لائف انشورنس
کارپوریشن آف پاکستان

قادیانی افسران کی لُوٹ مار

قادیانی غیر مسلم کیوں؟!

قیمت: ۵ روپے

(بیگم یٰسین' کراچی)

س : چار سال پہلے ہم نے ایک صاحب کو کچھ رقم بطور قرض دی تھی۔ اب وہ رقم ہمیں ملنے والی ہے۔ عرض یہ ہے کہ جب پوری رقم ہمیں مل جائے تو اس میں سے ہمیں زکوٰۃ نکالنی ہوگی؟ اگر نکالنی ہو تو کتنی رقم نکالیں؟

ج : السلام علیکم! اس رقم پر آپ کو چار سال کی زکوٰۃ دینی پڑے گی۔

س : ہم نے چند سال پہلے ایک پلاٹ رہائش کی غرض سے لیا تھا۔ پیسے کی کمی کی وجہ سے ہم اس پر گھر نہیں بنواسکے' اب ہم وہ پلاٹ بیچ کر ایک چھوٹا سا مکان لینا چاہ رہے ہیں۔ اس پلاٹ کے اچھے پیسے مل رہے ہیں۔ آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ اس مکان پر بھی ہمیں زکوٰۃ دینی ہے یا نہیں؟ جبکہ پلاٹ بیچ کر جو مکان لیں گے وہ رہنے کی غرض سے لیں گے۔

ج : یہ پلاٹ اگر آپ نے رہائش کے لئے نہیں مکان بنانے کے لئے خریدا تھا تو جب تک آپ اس کو فروخت نہیں کردیتے' اس وقت تک اس پر زکوٰۃ نہیں البتہ فروخت کرنے کے بعد اس پر زکوٰۃ لاگو ہوگی' بشرطیکہ آپ کا زکوٰۃ کا سال جہاں شروع ہوتا ہے اس وقت آپ اس کو بچیں یعنی زکوٰۃ کی رقم میں یہ بھی شامل ہوجائے۔ (واللہ اعلم)

(فرح درانی' خضدار)

س : مولانا صاحب! میری ایک سہیلی ہے' جس کی نسبت بچپن ہی سے اس کے کزن سے طے ہوگئی تھی۔ اب تمام خاندان والے شادی پر زور دے رہے ہیں مگر میری سہیلی کہتی ہے کہ لڑکے میں یہ بری عادتیں ہیں کہ وہ شراب پیتا ہے اور زنا کرتا ہے۔ وہ بہت فکر مند ہے کیونکہ والدین کے سامنے انکار نہیں کرسکتی۔ کوئی وظیفہ بتائیں کہ اس کے ہونے والے شوہر سے یہ عادتیں چھوٹ جائیں

ج : وہ اپنی والدہ کو بتادیں' ایسی جگہ رشتہ نہیں کرنا چاہئے۔ اس کے والدین گناہگار ہوں گے۔

س : میں جب نماز پڑھتی ہوں تو رکوع کرنے کے اور سیدھا سجدہ کرلیتی ہوں' مگر میری ایک سہیلی نے کہا کہ رکوع کے بعد پہلے بیٹھنا چاہئے اور پھر سجدہ کرنا چاہئے۔ اب میں کچھ شک میں مبتلا ہوگئی ہوں۔ آپ درست طریقہ بتادیجئے؟

ج : آپ کی سہیلی نے جو طریقہ بتایا وہ صحیح ہے بیٹھ کر اور زمین کے ساتھ چٹ کر سجدہ کرنا چاہئے۔

س : منافق کی تین نشانیاں ہیں: (۱) وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے' (۲) بات کرے تو جھوٹ بولے' (۳) امانت میں خیانت کرے۔

اگر کوئی کبھی مذاق میں بھی جھوٹ بولے۔ مگر اس کے جھوٹ سے کسی کو نقصان نہ پہنچے اور اگر کوئی بندہ کسی کے سامنے اس کی برائی نہ کرے۔ مگر پیچھے برائی کرے تو کیا وہ بھی منافق ہوگا؟ وضاحت فرمادیں۔

ج : مذاق میں جھوٹ بولنا بھی جائز نہیں۔ یہ منافق کی علامت میں شمار ہوگا اور جو شخص اس کی پس پشت برائی کرتا ہے وہ غیبت کرنے والا شمار ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت ہے۔"

س : لوگ کہتے ہیں کہ نام کا انسانی شخصیت پر اثر ہوتا ہے۔ ہمارے ایک رشتے کے چچا بھی ہندسوں کا علم جانتے ہیں۔ میرا نام فرح ہے۔ انہوں نے حساب لگاکر مجھے یہ کہا کہ یا تو میں اپنا نام بدل لوں یا اپنے نام کے ساتھ کوئی اور لفظ جوڑ لوں۔ کیونکہ میرا نام صحیح نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے مجھے بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا اور میری شادی بہت بڑی عمر میں ہوگی۔ ازراہ کرم یہ بتادیں کہ ان کی اس بات میں کہاں تک سچائی ہے۔ میں اس علم پر یقین نہیں رکھتی۔ مجھے لوگ کہتے ہیں کہ تم پاگل ہو کیا یہ درست ہے۔ آپ اس سلسلے میں ضرور میری رہنمائی کریں۔

ج : یہ جو علم وہ صاحب جانتے ہیں ان پر یقین کرنا جائز نہیں' گناہ ہے' اس لئے آپ کا نام صحیح ہے اس کو بدلنے کی ضرورت نہیں اور اگر بدلنا ہو تو فرح کے ساتھ ناز کا لفظ لکھ لیں۔ یعنی آپ کا پورا نام فرح ناز ہوگا یا پورا نام تبدیل کرکے اپنا نام راشدہ رکھ لیں۔

س : ہماری ایک عزیزہ بہت بڑی عمر کی ہیں ان کی شادی نہیں ہورہی ہے۔ والدین ان کی وجہ سے کافی پریشان ہیں کوئی وظیفہ تجویز فرمادیں۔

ج : وہ نماز بھی نہیں پڑھتی ہوں گی اور گھر میں ٹی وی بھی ہوگا اس لئے میرا وظیفہ ان پر اثر نہیں کرے گا۔

○

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۱۳ تا ۱۹ شعبان ۱۴۱۹ھ مطابق ۴ تا ۱۰ دسمبر ۱۹۹۸ء | شمارہ ۲۸

بیاد :
☆ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆ مولانا لال حسین اخترؒ
☆ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ مولانا محمد حیاتؒ ☆ مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆ مولانا محمد شریف جالندھریؒ

سرپرست : خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ : حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ : مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مدیر : مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر : محمد انور
قانونی مشیر : حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن : خرم
کمپوزنگ : فیصل عرفان

اس شمارے میں

صدر پاکستان کی طفل تسلیاں	(اداریہ)	4
شکست قادیانیت کا مقدر	(حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی)	7
افغانستان کے محاذ جنگ کی صورت حال	(مولانا مفتی محمد جمیل خان)	11
قادیانی غیر مسلم کیوں ؟	(جناب سید ریحان زیب)	13
مغرب میں نور اسلام کا غلبہ	(مولانا عبداللطیف مسعود)	17
اسٹیٹ لائف انشورنس...... قادیانی افسران کی لوٹ مار	(مولانا محمد اشرف کھوکھر)	22
اخبار ختم نبوت		24

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، ۹۰ امریکی ڈالر یورپ، افریقہ، ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک، ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ : ۵ روپے سالانہ ۲۵۰ روپے ششماہی ۱۵۰ روپے سہ ماہی ۷۵ روپے
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۷۸۴ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی فون : ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس : ۷۷۸۰۳۴۰
مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان فون : ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN LONDON. SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر : عزیز الرحمن جالندھری طابع : سید شاہد حسن مطبع : القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت : جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صدر پاکستان کی طفل تسلیاں

صدر پاکستان جناب رفیق تارڑ صاحب نے اسلامی نظریاتی کونسل کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جلد ہی حکومت سود کے خلاف سپریم کورٹ میں دائر کی گئی اپیل واپس لے لے گی۔ صدر پاکستان اس سے قبل بھی کئی تقاریب میں اس قسم کا اعلان کر چکے ہیں جس کی وجہ سے دینی حلقوں کو کافی اطمینان ہوا ہے۔ اسی طرح نواز شریف کی حکومت نے قومی اسمبلی سے شریعت بل منظور کرا کر پاکستان میں قرآن و سنت کو سپریم لا بنانے کی بھی کوشش کا دعویٰ کیا ہے۔

نواز شریف حکومت شریعت کے نام پر بھاری اکثریت کے ساتھ اقتدار میں آئی' توقع تھی جلد ہی وہ اس سلسلے میں کارروائی کرے گی۔ بعد ازاں صدر کے منصب پر جناب رفیق تارڑ صاحب ایوان صدر میں تشریف لائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے صدر پاکستان کے ایوان میں تشریف لانے کا خیر مقدم کرتے ہوئے توقع ظاہر کی تھی کہ ان کی آمد سے انشاء اللہ ملک میں اسلامی نظام کی طرف فوری پیش رفت ہو گی اور ملک میں قادیانیت کے اثر و نفوذ میں کمی ہو گی لیکن ابھی تک صدر محترم قوم کی توقعات پر پورا نہیں اترے۔ جہاں تک قادیانیوں کا تعلق ہے' صدر محترم نے اپنے انتخاب سے چند دن پہلے عدالتی بحران کے دوران فرمایا تھا' اس بحران کی پشت پر قادیانیوں کا ہاتھ ہے لیکن اس کے بعد احتساب سیل میں سب سے متعصب قادیانی وکیل کو جس کی زندگی قادیانیت کے دفاع میں گزر گئی مقرر کیا گیا۔ نواز شریف کا ذاتی معالج قادیانی کو مقرر کیا گیا۔ یو بی ایل میں کنور ادریس نامی متعصب قادیانی کو مشیر مقرر کیا گیا۔ نواز شریف اور صدر صاحب کو اس سلسلے میں متوجہ کیا گیا لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ پندرہ دن سے زیادہ ہو گئے صدر صاحب کو ملاقات کے لئے خط لکھا گیا ہے لیکن ان کے پاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد سے ملاقات کے لئے وقت نہیں۔ اسی طرح انہوں نے بارہا اعلان کیا کہ سود کے خلاف سپریم کورٹ سے اپیل واپس لے لی جائے گی لیکن آج تک اس پر عمل نہ ہو سکا۔ ہائی کورٹ میں جسٹس تنزیل الرحمن نے سود کے خلاف فیصلہ دیا کہ پاکستان اسلامی مملکت ہے اس لئے سودی نظام نہیں ہونا چاہئے اور اس سودی نظام کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔ نواز شریف کی سابقہ حکومت نے اس کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی۔ آج کئی سال گزر گئے اس اپیل کی سماعت تک نہیں ہوئی بس صرف اس اپیل کی وجہ سے ہائی کورٹ کا فیصلہ معطل ہو گیا۔ جمعیت علماء اسلام اور نواز شریف حکومت کے درمیان اختلافات کی خلیج حائل ہونا اسی وقت سے شروع ہوئی تھی۔ جمعیت علماء اسلام کے مطالبہ پر نواز شریف حکومت کہتی رہی جلد ہی اپیل واپس لے لیں گے لیکن اس دور حکومت میں اپیل واپس نہیں لی گئی۔ بے نظیر حکومت نے جمعیت علماء اسلام کے مطالبہ پر ایک کمیٹی قائم کی تھی جو اس کا جائزہ لے کر واپس لے گی لیکن اس نے بھی یہ معاملہ التوا میں ڈالے رکھا۔ نواز شریف حکومت آئی۔ انتخابات کے دوران وعدہ کیا تھا کہ اس اپیل کو واپس لیں گے لیکن ابھی تک نواز شریف نے یہ اپیل واپس نہیں لی اسی لئے اپوزیشن نے شریعت بل کے موقع پر کہا تھا کہ ایک طرف تو سودی فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی ہے جو اسلام کے واضح احکام کی سراسر خلاف ورزی ہے اور دوسری طرف شریعت بل پاس کرنے کی بات کی جا رہی ہے۔ خود صدر پاکستان نے اپنے منتخب ہونے کے بعد مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں سے ملاقاتیں کی تھیں تو مولانا فضل الرحمن سے ملاقات میں کہا تھا کہ ہمیں نواز شریف پر اعتماد نہیں کیونکہ انہوں نے وعدہ کے مطابق شریعت کے نفاذ کے لئے کوئی پیش رفت نہیں کی اور سود کے خلاف اپیل واپس نہیں لی۔ اس وقت بھی صدر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ جلد ہی اپیل واپس لے لی جائے گی لیکن کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ اس وقت اسلامی نظریاتی کونسل کے افتتاحی اجلاس میں بھی صدر یہ وعدہ کر رہے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ قوم کو تسلی دینا چاہتے ہیں اس لئے ہم صدر سے یہی کہیں گے کہ صدر محترم! آپ میں اور دوسرے صدور میں کچھ تو فرق ہونا چاہئے۔ گزشتہ پچاس سال جو اس منصب پر فائز ہوتا ہے وہ اسی قسم کے بیانات سے قوم کو تسلی دیتا چلا آ رہا ہے۔ آپ تو الحمدللہ قانون کے ماہر ہیں۔ اسلام پر عمل کرنے کے حوالے سے بھی ممتاز ہیں۔ صاحب شرع ہیں' آپ کے قول پر قوم اعتماد کرتی ہے' اس کے باوجود قوم

محسوس کر رہی ہے کہ ابھی تک آپ کے بیانات پر عمل کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ آپ کے بیانات صرف "طفل تسلیاں" کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے قوم میں مایوسی کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ خدارا! قوم کو مایوسی سے نکالیں۔ سابقہ صدور کے طرز عمل کو چھوڑ دیں۔ جنرل ضیاالحق مرحوم اور صدر فاروق لغاری بھی دین دار شخصیت تھے 'صرف داڑھی نہیں تھی۔ آپ کی داڑھی ہے۔ آپ ان دونوں صدور کی طرح تدریجی طور پر اسلام کی بات نہ کریں۔ اسلام عمل سے آتا ہے بیانات سے نہیں۔ قوم کو قوانین کے ثمرات اور برکات کی ضرورت ہے۔ امن وامان کی ضرورت ہے۔ خوف وہراس سے نکلنے کی ضرورت ہے۔ ٹی وی سے بے حیائی اور ملک میں فحاشی سے نجات کی ضرورت ہے۔ مہنگائی کے خاتمہ کی ضرورت ہے۔ حکمرانوں کی عیاشی سے نجات کی ضرورت ہے۔ اسلامی نظام کے نفاذ کے بیانات سے ان کو یہ چیزیں نہیں ملیں گی۔ اسلام پر عمل کرنے سے ملیں گی۔ اگر آپ عملی طور پر قوم کو اسلام اور نفاذ شریعت دینے سے عاجز ہیں تو بیانات دے کر ان کے زخموں پر نمک نہ چھڑکیں بلکہ ان کو اپنے حال پر رہنے دیں تاکہ کم از کم وہ دین دار طبقہ سے بدظن تو نہ ہوں۔

اسلامی نظریاتی کونسل اور جمعہ کی تعطیل کی سفارش

اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے افتتاحی اجلاس میں حکومت سے سفارش کی ہے کہ وہ فوری طور پر جمعہ کی تعطیل بحال کرے اور اسلامی قوانین نافذ کرے۔ جمعہ کی چھٹی ہمارے ملک میں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کا تحفہ ہے۔ یہ تحفہ اگرچہ قوم کی طرف سے تحریک نظام مصطفیٰ کے دوران اپنا اقتدار کو بچانے کے لئے دیا گیا لیکن ان چند قوانین کی وجہ سے قوم کا رخ اور تشخص اسلام کی طرف ہوا اور دنیا بھر میں پاکستان اس کے حوالہ سے نیک نام ہوا کہ اس ملک میں جمعہ کی چھٹی ہوتی ہے۔ جوا' قمار اور شراب پر پابندی ہے۔ بعد میں جنرل ضیاالحق نے کچھ اسلامی قوانین اور اسلامی حدود قومی اتحاد خاص کر مفتی محمودؒ کے مطالبات پر نافذ کئے۔ جنرل ضیاالحق مرحوم نے جمعہ کی تعطیل ختم کرنے کی کوشش کی لیکن قومی مزاحمت اور علماء کرام کی دھمکیوں کی وجہ سے وہ اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکے۔ بعد ازاں غیر شرعی حکمران بے نظیر صاحبہ نے بہت کوشش کی لیکن دینی حلقوں کے احتجاج اور جمعیت علماء اسلام کی تحریک مزاحمت کی دھمکی کی وجہ سے وہ بھی کامیاب نہ ہو سکیں۔ جناب نواز شریف اس دفعہ نفاذ شریعت کے نام پر بھاری اکثریت کے ساتھ کامیاب ہو کر مسند اقتدار پر تشریف لائے تو آتے ہی بغیر کسی مشورے اور انتظار کے پہلی ہی تقریر میں جمعہ کی چھٹی ختم کر کے قوم کو ذبح کر کے رکھ دیا۔ قوم نے اس اعلان پر بہت زیادہ احتجاج کیا لیکن نواز شریف صاحب امریکہ کی خوشنودی میں اتنا آگے بڑھ گئے تھے کہ کسی چیز کا خیال نہیں کیا اور اس کو برقرار رکھا۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے پہلے ہی اجلاس میں قوم کے موقف کی تائید کر دی۔ نواز شریف صاحب حیران ہوں گے کہ اکثر تاجر اور دکاندار یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ جمعہ کی چھٹی ختم ہونے کی وجہ سے ہمارے کاروبار میں برکت ختم ہو گئی۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی یہ سفارش بہت بروقت ہے اور اس میں کوئی نقصان نہیں عام طور پر دھوکہ دینے کے لئے کہا جاتا ہے جمعہ کی چھٹی کی وجہ سے ہم دنیا سے تین دن کٹ کر رہ جاتے ہیں۔ جمعہ کو ہماری چھٹی 'ہفتہ اتوار کو مغربی ممالک کی چھٹی لیکن یہ بات بالکل غلط ہے۔ جمعہ کی چھٹی ختم ہونے کی وجہ سے ہم سعودی عرب سے جمعرات 'جمعہ 'ہفتہ 'اتوار' چار دن کٹ گئے جبکہ ہماری زیادہ تر تجارت سعودی عرب اور عرب امارات سے ہے۔ امریکہ اور مغرب سے اس لئے نہیں کہ ان کے اور ہمارے وقت میں بارہ گھنٹے کا فرق ہے۔ انگلینڈ سے ہم پانچ گھنٹہ پیچھے اور امریکہ سے بارہ گھنٹہ پیچھے ہیں۔ ہم کسی دن بھی چھٹی کریں ان کے ساتھ رابطہ تو رات کو کرتے ہیں اس لئے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ہماری رائے ہی نہیں بلکہ قوم کا سخت مطالبہ ہے کہ فوری طور جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے تاکہ پاکستان کا اسلامی تشخص بحال ہو۔

حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب کی رحلت

تبلیغی جماعت کے بزرگ ترین رہنما 'حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ' حضرت مولانا محمد یوسف صاحب 'حضرت مولانا انعام الحسن صاحب کے قریبی ساتھی اور رفیق حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب گزشتہ جمعہ کی شب گزار کر مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں

اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور ہفتہ کے دن ظہر کی نماز کے بعد مسجد نبوی میں نماز جنازہ کی سعادت کے بعد جنت البقیع کی پاک و صاف خاک میں حضرات صحابہ کرام رضا اللہ عنہم اجمعین اور لاکھوں مشائخ اور اولیاءاللہ کی معیت میں جنت کے باغ میں ان کو اتار دیا گیا۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا سعید صاحب مظاہر العلوم سہارنپور کے فارغ التحصیل ‘حضرت شیخ الحدیث صاحب اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خاص تلامذہ میں شامل تھے۔درس نظامی سے فارغ ہوتے ہی حضرت اقدس مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر شفقت کے اسیر ہو کر آپ کے تبلیغی مشن میں اتھول کے جت گئے۔تبلیغی کام کی حقانیت اور صداقت کا اتنا یقین تھا کہ اس کو زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنالیا تھا۔اتنی دلسوزی کے ساتھ تقریر فرماتے کہ سخت سے سخت دل بھی رام ہو جاتا۔علما کرام اور مستورات کی جماعتوں میں آپ کا بیان خصوصی اہمیت کا حامل ہوتا۔پوری زندگی آپ نے تبلیغ دین کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ساٹھ سال سے زیادہ تبلیغی خدمات کی مدت میں بڑے بڑے لوگوں کو آپ کے ہاتھ پر توبہ کی توفیق ہوئی۔ سادگی کا یہ عالم کہ مخصوص جگہ پر قیام کرنا پسند نہ فرماتے‘عام اجتماع میں لوگوں کے ساتھ رہتے اور ہر وقت تبلیغ کرتے۔سادگی کا ایسا پیکر کہ پتہ ہی نہیں چلتا کہ اتنے عظیم بزرگ ہیں۔قطر کے ولی عہد آپ کی گاڑی کو گھسیٹنا باعث فخر سمجھتے۔سعودی عرب میں آپ کی تقاریر سے بڑے بڑے مشائخ تبلیغی کام کی طرف متوجہ ہوئے سعودی عرب نے شرط عائد کی کہ آپ تبلیغ نہ کریں تو سعودی عرب کی شہریت ترک کر دی لیکن تبلیغ کے کام کو چھوڑنا گوارہ نہیں کیا۔آپ کی خواہش تھی کہ حضور اکرم ﷺ کے جوار میں تدفین کی جگہ ملے‘گزشتہ عمرہ پر تشریف لے گئے تو گرنے کی وجہ سے کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا۔آپ کے ویزہ کی مدت ختم ہوئی۔جمعہ کی نماز حرم مسجد نبوی میں ادا کی۔رات کو دنیا کا ویزہ ختم ہوا اور آپ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔حضرت اقدس مولانا سعید احمد صاحب ؒ کی رحلت تمام اہل دین کے لئے عظیم نقصان ہے۔حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب‘مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب‘مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری‘مولانا اللہ وسایا‘ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر‘مفتی نظام الدین شامزئی‘مولانا سعید احمد جلالپوری‘مولانا محمد اکرم طوفانی‘مفتی محمد جمیل خان‘عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک ایک کارکن آپ کی وفات سے رنجیدہ ہے۔حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کے ساتھ آپ کا خصوصی تعلق تھا۔مدینہ منورہ میں حضرت کی دعوت کا اہتمام فرماتے۔ بنوری ٹاؤن سے بھی خصوصی ربط تھا۔جب بھی تشریف لاتے تو بنوری ٹاؤن ضرور تشریف لاتے اور خوب دعائیں فرماتے۔حضرت مولانا بنوریؒ اور مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سے بھی خصوصی محبت تھی۔حضرت کی رحلت سے ہم سب یتیم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے درجات عالیہ کو بہت ہی بلند فرمائے اور آپ کے مشن پر ہمیں چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔تمام احباب سے درخواست ہے کہ ایصال ثواب کا اہتمام کریں‘اور حضرت کے ایصال ثواب کے لئے جماعتوں کو نکالیں۔آخری عمر میں اللہ تعالیٰ سے تعلق کا یہ حال ہو گیا تھا کہ روزانہ ایک قرآن مجید کی تلاوت فرماتے‘ہر وقت نوافل میں مشغول رہتے‘باقی وقت تبلیغ کی باتیں فرماتے۔

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

مولانا عبدالشکور صاحب کی رحلت

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ کے بھانجے اور رفیق تصنیف‘مولانا عبدالشکور صاحب گزشتہ دنوں رحلت فرما گئے۔موصوف نے دورہ جامعہ خیر المدارس اور تخصص فی الفقہ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن سے کیا تھا۔حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ سے بیعت تھے اور حضرتؒ کے خادم خاص تھے۔موصوف کچھ عرصہ فضائیہ میں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔بعد ازاں بحریہ سے متعلق ہو گئے اور وہیں سے ریٹائر ہوئے۔ریٹائر ہونے کے بعد سے وفات تک تقریباً دس سال تک حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ کے ساتھ ان کے رفیق کی حیثیت سے ان کی تصانیف کے کام کی معاونت کرتے رہے۔کافی عرصہ سے بیمار تھے اور کئی دفعہ بیماری کے شدید حملہ کی وجہ سے ہسپتال میں بھی داخل رہے۔حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد‘حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری‘مولانا اللہ وسایا‘مولانا اکرم طوفانی‘مولانا اسماعیل شجاع آبادی‘مولانا نعیم امجد سلیمی‘مولانا نذیر احمد تونسوی‘مولانا سعید احمد جلالپوری‘مولانا محمد اشرف کھوکھر‘جناب محمد انور رانا اور تمام جماعتی ساتھی حضرت لدھیانوی صاحب اور مرحوم کے متعلقین کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی مغفرت فرمائے اور ان کے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)

شکستِ قادیانیت کا مقدر

سترھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ربوہ سے حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا خطاب

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ! امابعد :

سب حضرات! رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھیں

آپ حضرات کی خدمت میں میں نے مکمل کر دو چار باتیں عرض کرنی ہیں اور میرا کوئی خاص موضوع نہیں ہے' وہ جو عام طور پر اس جلسہ میں آئے ہیں چونکہ رد قادیانیت ہمارا موضوع ہے' اس لئے میرا بھی یہی موضوع سمجھیں' لیکن قادیانیت سے ہٹ کر پہلے میں تمہیں اپنے نبی پاک ﷺ کی چند باتیں سناتا ہوں اس کے بعد تم خود ہی اندازہ کر لو گے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے؟ حق پر کون ہے اور باطل پر کون ہے؟ میرے تمام بھائی جو مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے ہیں' میں ان کو کوئی گالی نہیں نکالتا' دوسری کسی قسم کی فحش کلامی بھی نہیں کرتا' صرف اتنی گزارش کرتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر حسین سنیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کا آپ کے ساتھ مقابلہ کر لیں' اور میری اور تمام حاضرین کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ہدایت کے دروازے کھول دے۔

تمہیں اللہ تعالیٰ نے بہت مہلت دی' پورے سو سال ہو گئے ہیں تمہیں مہلت ملے ہوئے اور تمہارا خیال یہ تھا کہ پوری دنیا میں ہماری حکومت ہو گی اور مسلمانوں کی حیثیت چوڑھے چماروں کی سی ہو گی' یہ خلاف بات میں نہیں کہہ رہا' یہ مرزا محمود کے الفاظ ہیں لیکن سو سال میں تم نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ اور جو آخرت میں اور قبر میں ہونے والا ہے وہ تو ابھی تم دیکھو گے! دنیا دارالجزا نہیں ہے یہاں کافر بھی کھاتے ہیں' مومن بھی کھاتے ہیں' بلکہ کافروں کو زیادہ دیتے ہیں اور مومنوں کو کم دیتے ہیں' قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے: "لو لا ان یکون الناس امة واحدہ" یعنی اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ یہ سارے لوگ کافروں کی ایک ہی جماعت بن جائیں گے اور جو لوگ کہ اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں اللہ کے منکر ہیں' ہم ان کے مکانوں کی چھتیں سونے کی بنا دیتے اور آگے بھی بات فرمائی ہے کہ ان کے مکانوں کی چھتیں سونے کی ہوتیں' ان کی سیڑھیاں سونے کی ہوتیں' دیواریں سونے کی ہوتیں' اور یہ ساری چیزیں چاندی کی ہوتیں اور "ذلک کما متاع الحیوة الدنیا" یہ تو بالکل معمولی برتنے کی چیزیں ہیں' میں جو بات کہنا چاہتا ہوں وہ تو آگے ہے' لیکن درمیان میں ایک ضروری بات کرنے لگا ہوں۔ میرے قادیانی بھائیو! ذرا غور کرو' ساری روئے زمین کی بادشاہت دو تین آدمیوں کو دی گئی ہے' دو مسلمانوں کو' اور دو کافروں کو۔ اگر پوری دنیا کی بادشاہت فرض کرو مجھے عطا کر دی جائے اور بادشاہت بھی آجکل جیسی نہیں کہ لوگوں کے چہروں کی طرف دیکھتے ہیں' اور کہتے ہیں کہ عورتوں کو ہم کچھ نہیں کہیں گے' تو حکومتوں کی سرداری ہے' ایسی حکومت نہیں بلکہ جس کو بادشاہت کہتے ہیں کامل اور مکمل حکومت اور عقیدت کے ساتھ حکومت' امریکہ والے بھی حکومت کرتے ہیں' انگلینڈ والے بھی حکومت کرتے ہیں' حضرت عمر فاروقؓ نے بھی حکومت کی تھی' حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت حیدر کرار علی المرتضیٰؓ نے بھی حکومت کی' لیکن کیسی؟ وہ جو حکم فرماتے' ان کے منہ سے جو لفظ نکل جاتا تھا لوگ اس کی تعمیل کو اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے اور وہ اپنے منہ سے بات نہیں نکالتے تھے ایسی جس میں کسی کا نفع نہ ہو بلکہ وہ ایسی بات کہتے تھے جس میں دنیوی نفع بھی ہو اور اخروی نفع بھی۔ یہ صحیح حکومت ہوتی ہے۔ انبیاء کرام علیہ الصلوٰة والسلام نے بھی حکومتیں کی ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے حکومت کی' حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکومت کی اور دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰة والسلام نے بھی حکومتیں کیں اور حضرت محمد ﷺ کے غلاموں نے بھی حکومت کی جن کو خلفاء راشدین کہتے ہیں' ان کی حکومت میں کسی قسم کی کوئی جھول نظر نہیں آئے گی۔

میرے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ ایک دن فرمانے لگے کہ بھائیو! جس کا میرے ذمہ کوئی حق نکلتا ہے وہ مجھ سے آج وصول کر لے [illegible] معاملہ نہ رکھے۔ ایک صحابیؓ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ آپ ﷺ نے مجھے ایک دن چھڑی ماری

تھی۔ فرمایا حاضر ہوں' تم مار لو۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے بدن پر کرتا نہیں تھا بدن ننگا تھا' آپ نے تو لباس پہنا ہوا ہے۔ حضور ﷺ نے کرتا اتار دیا اور فرمایا اب مار لو۔ وہ دوڑ کر آئے اور حضور اکرم ﷺ کی کمر مبارک کا بوسہ لینے لگے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ میں یہی چاہتا تھا۔ دنیا میں کوئی تاریخ ایسی ہو تو بتایئے کہ حق مانگنے والا حق مانگ نہیں رہا حق دینے والا حق دے رہا ہے اور رسول اللہ ﷺ دنیا سے اس حالت میں تشریف لے جاتے ہیں کہ کسی اللہ کے بندے کا کوئی حق آپ ﷺ کے ذمہ نہیں ہے اور یہی حال حضرات خلفاءِ راشدینؓ کا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے مانگو' اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) وہ دنیا میں ہدایت پھیلانے کے لئے آئے تھے' شر پھیلانے کے لئے نہیں آئے تھے اور میرے قادیانی بھائیو! میں تم سے کہتا ہوں کہ تم محمد رسول اللہ ﷺ کو مان لو' غلام احمد کو چھوڑ دو' تمہارا بھلا ہو جائے گا' تمہاری بھلائی کی خاطر کہہ رہا ہوں' اپنے نفع کے لئے نہیں۔ مجھے تو ثواب مل ہی جائے گا۔

ایک بات اور کہتا ہوں' یہ بھی تمہیدی بات ہے' ابھی ہمارے مولانا آزاد صاحب نے قصہ سنایا کہ ختم نبوت کے دو نوجوان رضاکاروں کو محض اس جرم میں گرفتار کر لیا گیا کہ وہ چاکنگ کے ذریعے سے ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد کا اشتہار لکھ رہے تھے' تم یہاں آگئے ہو اور وہ جیل میں چلے گئے ہیں' میرے بھائی! جرم کیا تھا؟ کتنے بڑے بڑے پوسٹر سینماؤں کے لگے ہوئے ہیں' فاحشہ عورتوں کی تصویریں جگہ جگہ لگی ہوئی ہیں' لیکن قانون کے اعتبار سے شاید یہ جائز ہے اور ان نوجوانوں کا اشتہار لکھنا ناجائز ہے۔ تمہیں اس پر ایک واقعہ سنا دیتا ہوں' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اول امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاءاللہ شاہ بخاری نور اللہ مرقدہ کا ایک واقعہ ہے (سب کو اللہ ان کی قبر کو منور کرے اور میرے تمام بھائی جو پوری دنیا میں ختم نبوت کا کام کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کی قبروں کو منور کرے) اور اپنی رحمتوں کی بارشیں برسائے۔ منیر انکوائری رپورٹ میں سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ بیان قلمبند کرا رہے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ مرزا کافر ہے' منیر انکوائری عدالت میں یہ بات فرمائی' اور ساتھ یہ کہا کہ فلاں فلاں آدمیوں کو دعوائے نبوت کے جرم میں قتل کیا گیا' تو منیر پوچھتا ہے کہ اگر غلام احمد قادیانی تمہارے سامنے یہ دعویٰ کرتا تو اسے قتل کر دیتے؟ حضرت شاہ جیؒ نے جواباً فرمایا کہ میرے سامنے اب کوئی دعویٰ کر کے دیکھ لے!" جب شاہ جیؒ نے یہ کہا تو پوری عدالت نعرہ تکبیر سے گونج اٹھی۔ منیر کہتا ہے "توہین عدالت!" یعنی اس سے عدالت کی توہین ہوتی ہے' تو شاہ جیؒ فرمانے لگے "توہین رسالت" یعنی جس طرح تم عدالت کی توہین قبول نہیں کر سکتے اسی طرح عطاءاللہ شاہ بخاری رسالت کی توہین کو قبول نہیں کر سکتا۔" وہ چپ ہو گیا اور آگے جواب نہیں دے سکا۔ کسی جلسہ میں شاہ جیؒ نے کہہ دیا تھا مرزا کافر ہے' حضرتؒ پر مقدمہ بن گیا' مولانا محمد شریف جالندھریؒ فرماتے تھے کہ جج کوئی مرزائی تھا' جب تاریخ پر جاتے تو کوئی نئی تاریخ دے دیتا۔ حضرت شاہ صاحبؒ تاریخ بھگتنے کے لئے تشریف لے جاتے' میں ساتھ ہوتا' ایک چٹائی چھوٹی سی ساتھ لے جاتا' جس طرف دھوپ آتی تھی اس طرف سے ہٹا کر کے دوسری طرف ہو جاتے' سارا دن اسی طرح بیٹھے رہتے' عدالت کا وقت ختم ہو جاتا تو اگلے دن کی تاریخ دے دیتا' اس طرح اس نے بہت پریشان کیا لیکن تم نے نتیجہ دیکھ لیا! شاہ جیؒ تو اللہ کے پاس چلے گئے اور پیچھے غلام احمد کو کافر کہنے والی وہی عدالت تھی' عدالتوں نے بھی کہا' چھوٹی عدالتوں نے بھی کہا' بڑی عدالتوں نے بھی کہا' سپریم کورٹ نے بھی کہا اور پوری دنیا کے مسلمانوں نے بھی کہا کہ غلام احمد کافر ہے' میں ان نوجوان دوستوں کے بارے میں جن کو رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے جلسہ کے اشتہار لکھنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے مبارکباد دیتا ہوں کہ ان کو تھوڑی سی نسبت حضرت امیر شریعتؒ کے ساتھ حاصل ہو گئی ہے' میں یہ تمہیدی باتیں میری ختم ہو گئیں اب میں اصل بات شروع کرتا ہوں۔

مکہ کا ایک کافر تھا اس کا نام تھا ابو صفوان (امیہ بن خلف) اور مدینہ شریف کے ایک سردار تھے ان کا نام تھا حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ مکہ شریف سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے جا چکے تھے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے اجازت لے کر مکہ مکرمہ عمرہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ ان کی جاہلیت کے زمانے میں عادت تھی کہ وہ اپنے دوست ابو صفوان (امیہ بن خلف) کے پاس ٹھہرتے تھے۔ بخاری شریف کی دوسری جلد کے پہلے صفحے پر یہ حدیث ہے جس کو میں ذکر کر رہا ہوں۔ الفاظ کی کوئی کمی بیشی ہو گی' لیکن مفہوم یہی ہے جو میں عرض کر رہا ہوں۔ بخاری شریف کی دوسری جلد کے پہلے صفحے پر ہے کہ حضرت سعد بن معاذؓ امیہ بن خلف سے کہنے لگے کہ یار کوئی ایسا وقت تلاش کرو جس میں بیت اللہ شریف میں کوئی اور نہ ہو' اس وقت کوئی نہ

جاتا ہو تاکہ میں تنہائی میں اپنے رب سے باتیں کر سکوں۔ وہ کہنے لگا بہت اچھا' دونوں دوپہر کے وقت چلے گئے۔ دوپہر اور وہ بھی وہاں کا دوپہر اور اب تو پکی اینٹیں لگی ہوئی ہیں' سفید پتھر لگے ہوئے ہیں' گرم ہی نہیں ہوتے ان ہلوطہؓ نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ دوپہر کو میں بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے لئے چلا گیا' چلا تو گیا' جب میں نے مطاف میں قدم رکھا تو میرا پاؤں وہیں چپک گیا۔ بڑی مشکل سے میں نے پاؤں چھڑایا اور پیچھے لوٹ آیا' اس وقت کی بات ہے' ابو صفوان امیہ بن خلف نے ان کے طواف کے لئے وقت تجویز کیا بارہ بجے کا کیونکہ اس وقت کوئی نہیں ہوگا۔ وہاں جاتے ہوئے راستہ میں ابو جہل مل گیا۔ ابو جہل کہنے لگا یہ کون ہے؟ ابو صفوان امیہ بن خلف کہنے لگا یہ میرے دوست یثرب کے رہنے والے سعد ابن معاذؓ ہیں' ابو جہل اونچا نیچا کوئی لفظ کہنے لگا کہ تم نے ہمارے باغیوں کو پناہ دے رکھی ہے اور آرام سے بیت اللہ کا طواف بھی کر رہے ہو۔ حضرت معاذؓ مدینے کے سردار تھے اور یہ مکے کا سردار تھا' دو سرداروں کی جنگ تھی' حضرت سعد ابن معاذؓ نے ڈانٹ کر فرمایا کہ زیادہ باتیں نہ کرو' تمہارا غلہ آتا ہے ملک شام سے میں ایک دانہ مکے نہیں پہنچنے دوں گا۔ ابو جہل تو چپ ہو گیا اور ابو صفوان امیہ بن خلف سعد ابن معاذؓ سے کہنے لگا کہ تم اس وادی کے چوہدری کو اس طرح جھڑکتے ہو' لوہا گرم تھا وہ بھی فرمانے لگے کہ زیادہ باتیں نہ کر' میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سنا ہے کہ آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ وہ تجھے قتل کریں گے' ان دونوں کی دوستی عہد جاہلیت سے چلی آرہی تھی لیکن ایمان اور کفر کا مسئلہ اپنی جگہ۔ ادھر دوسری طرف مرزا قادیانی آتھم کے لئے دعا کرتے رہے' معہ اپنی امت کے کہ یااللہ آتھم مر جائے! یااللہ آتھم مر جائے! یااللہ آتھم مر جائے! وہ نہیں مرا۔ اندھے کنویں میں چنے پڑھوا کر پھینکوائے پھر بھی نہیں مرا' مرزا محمود کہتا ہے کہ میں نے کبھی محرم کا ماتم نہیں ایسا دیکھا جیسا کہ اس رات قادیان میں ماتم برپا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ غلام احمد کا اللہ پر اور اللہ کے رسول ﷺ پر بھی یقین نہیں تھا۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے کافروں کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یقین تھا' ان کی بد قسمتی ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہوئے' کوئی کافر ایسا نہیں تھا جو رسول اللہ ﷺ کو جھوٹا سمجھتا ہو۔ ایک دفعہ یہی ابو صفوان امیہ بن خلف اور ابو جہل تنہائی میں جمع ہوئے۔ ابو صفوان' ابو جہل سے کہنے لگا کہ بھائی ایک دل کی بات بتاؤ' کوئی سنتا نہیں' کوئی دیکھتا نہیں' میں ہوں اور تم ہو۔ سچ بتاؤ محمد ﷺ سچے ہیں یا جھوٹے؟ ابو جہل مسکرایا اور مسکرا کے کہنے لگا تو نے ان کو (حضرت محمد ﷺ کو) جھوٹ بولتے کب دیکھا ہے؟ بچپن سے لے کر اب تک ترپن (۵۳) سال ہو گئے ہیں' کبھی ان کے منہ سے غلط بات بھی سنی ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ تو سچ بولا کریں اور اللہ کے حوالے سے جھوٹ بولیں؟ اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ مکہ کا کوئی کافر ایسا نہیں تھا جو حضور اکرم ﷺ کو سچا نہ سمجھتا ہو' لیکن ان کی بد قسمتی ان کے آڑے آئی' جیسا کہ مرزائیوں کا ایک فرد ایسا نہیں جو مرزا طاہر کو اور اس کے باپ مرزا بشیر الدین محمود کو اور اس کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا نہ سمجھتا ہو۔ لیکن ان کی بھی بد قسمتی آڑے آئی' میں نے لندن کے جلسہ میں کہا تھا اب بھی کہتا ہوں اور یہ ربوہ ہے امید ہے کہ مرزا طاہر اور اس کی ذریت کو میری یہ رپورٹ پہنچ جائے گی' میں نے کہا تھا کہ دوسرے لوگ تو دلائل کے ساتھ' قرآن اور قیاسات کے ذریعے غلام احمد کو' اس کے بیٹے مرزا محمود کو اور مرزا طاہر تجھے جھوٹا سمجھتے ہوں گے' لیکن میں قسم کھا کر اور منبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر کہتا ہوں کہ مرزا طاہر تو حق الیقین کے ساتھ جانتا ہے کہ تو جھوٹا ہے' تیرا باپ جھوٹا تھا' تیرا دادا جھوٹا تھا' پکوں کی علامتیں اور ہوتی ہیں۔ قادیانیو! جس طرح کفار مکہ کی بد قسمتی ان کے آڑے آئی تھی اور وہ ان کو ایمان لانے سے روک رہی تھی' تمہاری بھی بد قسمتی آڑے آرہی ہے' ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے تو تم سب "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ اور غلام احمد پر لعنت بھیجو۔

میری ایک بات ختم ہو گئی اور وقت بہت تھوڑا ہے۔ مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب میں تقریر کرنے بیٹھتا ہوں تو گھڑی چھلانگیں لگاتی نظر آتی ہے اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جب میری تقریر (کی تاریخ) رکھنی ہو تو کسی اور کی نہ رکھا کرو' تاکہ میں اپنی بات کھل کہہ سکوں' تم نے میرے محمد ﷺ کا جلال بھی دیکھا' تم نے میرے آقا ﷺ کا جمال بھی دیکھا' کبھی اشتہار نہیں دیا' کبھی ڈھنڈورا نہیں پیٹا کہ امیہ (ابو صفوان امیہ بن خلف) میں تجھ کو قتل کروں گا۔ ایک بات سرسری ہو گئی تھی اور غلام احمد قادیانی نے ساری عمر ڈھنڈورا پیٹا' اشتہار چھاپے اور بات ایک بھی سچی نہیں نکلی۔ قادیانیو! میں یہاں منبر پر بیٹھا ہوں' ذمہ داری کے ساتھ بیٹھا ہوں' کتابیں لے آؤ اور ایک بات مرزا غلام احمد کی سچی ثابت کر دو۔ تم مرزا کی ایک بات سچی ثابت نہیں کر سکتے۔ تم بھی جھوٹے' تمہارا پیر بھی جھوٹا۔ الحمد للہ! میں بھی سچا' میرا پیر بھی سچا' میرا آقا ﷺ بھی سچا۔ ہم گالیاں نہیں نکالتے' تمہاری ہدایت کے لئے کہتے

ہیں اور یہ بھی مجبوراً کہتے ہیں' ہمارے منہ سے مجبوراً نکلتا ہے کہ غلام احمد قادیانی سچا نہیں تھا' جھوٹا تھا' جھوٹوں کا پیر تھا۔ اس نے اسی یا اسی کتابیں لکھی ہیں اور تم نے اس کی کتابوں کے مجموعہ کا نام رکھا "روحانی خزائن"۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ میں جب حوالہ لکھتا ہوں اور روحانی خزائن لکھتا ہوں تو مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ بہر حال تیئیس جلدوں میں روحانی خزائن کے نام سے مرزا غلام احمد کی کتابیں ہیں اور دس جلدوں میں اس کے ملفوظات کا مجموعہ ہے' اس کے ملفوظات کے ایک حصہ کا ایک ملفوظ سنا دیتا ہوں' کہتا ہے کہ "ہمارا وجود دو باتوں کے لئے ہے ایک شیطان کو مارنے کے لئے اور ایک نبی کو مارنے کے لئے۔" (نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ) یہ کونسا نبی ہے' یہ وہی نبی ہے جس کے بارے میں یہودی آج تک کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو قتل کر دیا۔ اب کس نے قتل کیا؟ ادھر یہودیوں کا دعویٰ ہے' ادھر قادیانیوں کا بھی دعویٰ ہے' لیکن یہ دونوں دعاوی جھوٹ ہیں' نہ یہودیوں کے ہاتھوں یہ واقعہ ہوا' نہ عیسائیوں کے ہاتھوں' قرآن کریم میں ہے "وقولهم انا قتلنا المسيح ابن مريم" ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کر دیا ہے یہودی کافر ہو گئے' قتل نہیں کیا تھا جھوٹ بولتے ہیں' لیکن اپنے اس قول کی وجہ سے کافر ہو گئے۔ غلام احمد نے بھی عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو قتل نہیں کیا' لیکن دعویٰ ہے کہ ہم نے قتل کر دیا' وہ بھی اس وجہ سے کافر ہو گیا' مرزا قادیانی تو قبر میں چلا گیا وہاں اپنا انجام بھگت رہا ہو گا' اس کے پیچھے جو چیلے چانٹے ہیں وہ دجال جب نکلے گا' اس کے ساتھ ہوں گے' اور حضرت عیسیٰ' دجال کو قتل کریں گے اور مسلمان دجال کے چیلوں کو قتل کریں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کے "تمام کی تمام ملتیں اور تمام کے تمام مذاہب ختم ہو جائیں گے سوائے اسلام کے۔" یہ برطانیہ والے بھی نہیں رہیں گے' امریکہ والے بھی نہیں رہیں گے' یہ ہندو یہودیوں والے بھی نہیں رہیں گے' ایک مسلمان رہیں گے اور باقی تمام کے تمام کافر ختم ہو جائیں گے' یہ عیسیٰ علیہ السلام کے تشریف کی برکت ہو گی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین۔

بخدمت جناب گورنر صاحب سندھ و بخدمت جناب ہوم سیکریٹری صاحب' سندھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! جناب عالی'

آنجناب کے علم میں ہے ۲۲/ اگست ۹۸ء کو علاقہ نوکوٹ دیہہ اکوڈہ میں قادیانیوں نے مسلمانوں کی تقریباً چالیس سالہ پرانی مسجد شہید کر دی تھی اور مقامی انتظامیہ کے کیس درج نہ کرنے کی بنا پر نوکوٹ شہر میں احتجاج ہوا اور پر امن جلوس نکالا گیا' اس پر قادیانیوں نے بلا اشتعال فائرنگ کی اور مسلمان زخمی ہوئے' اس کی بھی رپورٹ اصل واقعہ کے مطابق درج نہ کی اور اس وقت تھانہ جھڈو جس کے ایریا میں نوکوٹ بھی آتا ہے اور علاقہ کے ایس ایچ او زوار حسین نے معاملہ صحیح طریقہ سے حل کرنے کی بجائے اس معاملہ کو دبانے اور خراب کرنے میں بھرپور انداز اختیار کیا۔ ۲۸/ اگست کی شام ایک وفد جس میں راقم بھی شامل تھا ڈپٹی کمشنر میرپور خاص' سید ممتاز علی شاہ صاحب کو ملا اور حالات سے آگاہ کیا' جناب شاہ صاحب نے ایس ڈی ایم راشد محمود صاحب میرپور خاص کو اس واقعہ کا انکوائری آفیسر مقرر کیا۔ ۲/ ستمبر کو اس کی انکوائری ہوئی اور اس انکوائری سے یہ بات واضح ہے کہ زوار حسین نے کیس کو خراب کیا ہے اور اس کو معطل کیا جائے اور یکم ستمبر کو میرپور خاص میں ہمارا ایک وفد کمشنر' ڈی آئی جی' ڈی سی' ایس پی میرپور خاص سے ملا' ان حضرات نے بھی حالات سننے کے بعد موصوف زوار حسین کو معطل کرنے کا یقین دلایا۔ لیکن کچھ عرصہ اس شخص کو منظر سے ہٹانے کے بعد مذکور کو سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص تھانہ کا انچارج مقرر کر دیا گیا۔

جناب والا! ہم آنجناب کے علم میں یہ بات لانا چاہتے ہیں کہ اس تھانہ سیٹلائٹ ٹاؤن کے علاقہ میں کئی بااثر قادیانی رہتے ہیں اور اس کے ساتھ نوکوٹ کے واقعہ فائرنگ میں کئی مفرور قادیانیوں کے گھر سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص میں ہیں۔ آنجناب سے درخواست ہے کہ زوار شاہ کو معطل کیا جائے' کیونکہ پہلے بھی یہ ایک علاقہ میں فساد کر چکا ہے اور اب بھی اس بات کا صرف اندیشہ نہیں مکمل یقین ہے۔

جناب والا! ہمیں معلوم ہے کہ آپ اس وقت کراچی کے حالات کے سدھار میں مصروف ہیں' ہمارا تعاون آپ کے ساتھ ہے' جناب والا آپ معلوم ہے کہ قادیانی گروہ نے آج تک اس ملک کو تسلیم نہیں کیا ہے اور ملکی حالات خراب کرنے میں ان کا بھرپور انداز میں ہاتھ ہوتا ہے۔ امید قوی ہے آنجناب میری درخواست پر احسن انداز میں غور فرما کر قادیانیوں کی شر انگیزی سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے ٹھوس اقدامات فرمائیں گے۔

والسلام آپ کا مخلص
(مولانا) محمد علی صدیقی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' سندھ

مولانا مفتی محمد جمیل خان

افغانستان کے محاذ جنگ کی صورتحال

افغانستان اس وقت داخلی اور خارجی طور پر سرحدی خطرات سے دوچار ہے جس کی وجہ سے داخلی طور پر جو ترقیاتی کام جاری تھے وہ رک گئے ہیں اور داخلی محاذوں پر بھی پیش رفت میں کمی آئی ہے۔ اس وقت قیدیوں کے تبادلے کے سلسلے میں احمد شاہ مسعود اور طالبان کے درمیان جنگ بندی ہے۔ محاذوں کی صورت حال یہ ہے کہ ایران کی افواج اپنی ان سرحدوں پر جو افغانستان سے ملتی ہیں فوجی مشقوں میں مصروف ہیں۔ مزار شریف کی فتح کے بعد ایرانی سفارت کاروں کی اموات کی وجہ سے دونوں ملکوں کے درمیان زبردست کشیدگی پیدا ہو گئی تھی اور ایران نے حملے کی بھی دھمکی دے دی تھی۔ دوسری طرف طالبان نے بھی اپنی افواج ایرانی سرحدات پر پہنچا دی تھیں اور دونوں ملکوں کے درمیان زبردست لڑائی کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ امریکا اور اقوام متحدہ بھی ایران کو شہ دے رہے تھے لیکن طالبان کی حکمت عملی کی وجہ سے یہ کشیدگی ختم ہو گئی اور جنگ کا خطرہ ٹل گیا لیکن دونوں کی فوجیں آمنے سامنے سرحدات پر جمع ہیں اور ایک دوسرے سے خطرات محسوس کر رہے ہیں۔ یہی صورت حال ازبکستان اور تاجکستان سرحدات پر ہے کہ دونوں کی افواج نے اپنی اپنی سرحدوں پر فوجیں جمع کی ہوئی ہیں۔ روس، ازبکستان اور تاجکستان کو خوف زدہ کرتا رہتا ہے کہ طالبان ان کی سرحدوں میں داخل ہو جائیں گے اور اس بہانے اس نے اپنی افواج کو ان ملکوں میں رکھا ہوا ہے۔ ازبکستان اور طالبان کے درمیان کوئی وجہ نزاع نہیں البتہ احمد شاہ مسعود چونکہ اصلی طور پر ازبک ہے اور زبان اور قومی حوالے سے ازبکستان احمد شاہ مسعود کی نہ صرف حمایت کرتا ہے بلکہ اسلحہ بھی فراہم کرتا ہے یہی صورت حال تاجکستان کی ہے۔ ترکمانستان ایسا خطہ ہے جس کے ساتھ افغانستان کا کوئی تنازع نہیں اور اب اس بات کے امکانات ہیں کہ افغانستان تجارت کیلئے ترکمانستان کا راستہ اختیار کرے۔

پاکستان کی تمام سرحدات طالبان کے حق میں محفوظ ہیں اور پاکستان دنیا میں واحد ملک ہے جو اخلاقی اور معاشی طور پر طالبان کی حمایت کرنا اپنے ملک کے لئے مفید سمجھتا ہے اور یہ دونوں ملک ایک دوسرے سے اپنے اپنے مفادات کے لئے مکمل تعاون کر رہے ہیں البتہ جس طرح ایران، ازبکستان اور تاجکستان شمالی اتحاد کی فوجی یا اسلحہ کے ذریعے امداد کر رہے ہیں، پاکستان کی جانب سے ایسی کوئی صورت نہیں ہے طالبان کا موقف ہے کہ وہ افغانستان کے داخلی معاملات میں کسی سے امداد طلب کرنے کے حق میں نہیں ہیں اور اسلحہ کے لحاظ سے روس نے افغانستان میں اتنا اسلحہ چھوڑا ہے کہ کئی سال تک باہر سے اسلحہ لئے بغیر جنگ جاری رکھی جا سکتی ہے۔

مزار شریف اور بامیان کی فتح کے بعد شمالی اتحاد کے دیگر تمام لیڈر اور جماعتیں افغانستان کے منظر سے غائب ہو گئی ہیں۔ گلبدین حکمت یار، برہان الدین ربانی، رشید دوستم، جنرل عبدالمالک اور حزب وحدت کے لیڈروں کا اب افغانستان میں کوئی کردار باقی نہیں رہا۔ اس وقت طالبان کے مقابلے میں احمد شاہ مسعود اپنی افواج کے ساتھ لڑائی میں مصروف ہے۔ افغانستان کے تین صوبوں کے علاوہ تمام صوبوں میں طالبان کی مکمل حکومت قائم ہے۔ تین صوبے جس میں لڑائی جاری ہے وہ جغرافیائی طور پر اس طرح قائم ہیں کہ اس میں نہ تو مستقل اور علیحدہ حکومت قائم کی جا سکتی ہے اور نہ ہی ان صوبوں کو تقسیم کر کے الگ ملک بنایا جا سکتا ہے، اس لئے امریکا اور مغرب کا افغانستان کو تقسیم کرنے کا فارمولا ناکام ہو گیا۔ احمد شاہ مسعود اور طالبان کی افواج کے درمیان کابل سے قریب ترین جو محاذ ہے وہ شمال کی طرف جانے والی سڑک پر 25 کلو میٹر دور ہے جس کو مراد بیگ کا محاذ کہا جاتا ہے اس جگہ سڑک کے ایک طرف تین پہاڑیوں پر کابل کی طرف طالبان، حرکتہ المجاہدین اور اسامہ بن لادن کے حامی عرب مجاہدین کابل کی حفاظت کے لئے مورچہ زن ہیں اور ان کے درمیان ہر وقت ایک دوسرے کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے جھڑپیں جاری رہتی ہیں، اس علاقے کو میر بچہ کوٹ بھی کہتے ہیں، یہ سب ان محاذ سے طالبان کو خطرات زیادہ ہیں کیونکہ اس سے کابل کا دفاع کیا جا رہا ہے۔ اس سے متصل صوبہ پروان تقریباً مکمل احمد شاہ مسعود کے قبضے میں ہے اور یہ احمد شاہ مسعود کا مضبوط گڑھ ہے اور اسی صوبے میں پنج شیر بھی واقع ہے۔ اس صوبے میں احمد شاہ مسعود کو قدرتی طور پر پہاڑوں کا حفاظتی حصار ملا ہوا ہے۔ باگرام ایئرپورٹ بھی احمد شاہ مسعود کے قبضے میں ہے۔ صوبہ تخار کے نصف حصے پر طالبان قابض ہیں جبکہ نصف حصے پر احمد مسعود کی فوجیں قابض ہیں۔ تخار ایئرپورٹ ایسی پوزیشن میں ہے کہ دونوں افواج اس کو استعمال نہیں کر سکتیں اور یہ دونوں افواج کی زد میں ہے جبکہ بدخشاں صوبہ مکمل طور پر احمد شاہ مسعود کی افواج کے قبضے میں ہے لیکن اس صوبے میں طالبان اور احمد شاہ مسعود کی افواج کے درمیان جنگ کی کیفیت نہیں، اگر صوبہ پروان اور تخار پر طالبان کا قبضہ ہو جاتا ہے اور ان علاقوں سے احمد شاہ مسعود کی فوجیں پسپا ہو جاتی ہیں تو امکان اس بات کا ہے کہ بدخشاں صوبہ بغیر کسی لڑائی کے طالبان حکومت کے ساتھ شامل ہو جائے گا، فی الحال جنگ بندی کی وجہ سے کسی بڑے حملے کا امکان نہیں۔ دونوں افواج اپنے اپنے مورچے مضبوط کر رہی ہیں البتہ جنگ بندی کے بعد امکان ہے کہ تعلقان کی جانب سے طالبان پیش قدمی کریں جبکہ احمد شاہ مسعود کی کوشش ہو گی کہ وہ مزید علاقے طالبان سے حاصل کرنے کی کوشش کریں، جنگی صورت حال کی وجہ سے افغانستان کی تعمیر

توبظاہر مستقبل قریب میں ممکن نظر نہیں آتی۔

افغانستان کی عمومی صورت حال

سرزمین افغانستان گزشتہ بیس سال سے جنگ زدہ ہے۔ 14 سال سے زیادہ روس اور کیمونسٹ فوجیوں نے عوام کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا اور اس کے بعد مجاہدین کے مختلف گروپوں کی لڑائی نے اس کی خستہ حالی میں اضافہ کیا۔ گزشتہ چند سالوں سے جب سے طالبان نے افغانستان میں نفاذ شریعت کے عمل کے ساتھ امن وامان قائم کیا ہے اس وقت سے ان علاقوں میں طالبان کی حکومت ہے۔ حالات بہتر ہوئے ہیں اور معمولات زندگی بحال ہوئے ہیں، اس وقت طالبان کے پاس تین صوبوں کے علاوہ افغانستان کا پورا علاقہ ہے۔ افغانستان پہلے روس کی بمباری اور تباہ کاری سے تعمیرات اور سڑکوں کے لحاظ سے تباہ ہوا، پھر چار سال مجاہدین کی آپس کی خاص کر حکمت یار اور برہان الدین ربانی کے درمیان خانہ جنگی سے مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ طالبان کی لڑائی میں طالبان کی طرف سے کوشش کی گئی کہ آبادی والے علاقوں میں لڑائی کم سے کم ہو تاکہ افغان مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچے اس کے باوجود مخالفین کی جانب سے بڑے ہتھیاروں کے استعمال کی وجہ سے کافی نقصان پہنچا، بہرحال اس وقت تمام بڑے شہروں کے ساتھ افغانستان کے 95 فیصد علاقے پر طالبان کی حکومت ہے اور اگر یہ کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں ہو گا کہ دنیا میں اس وقت طالبان کے مفتوحہ علاقوں سے زیادہ کوئی خطہ پرامن نہیں۔ اسپین لولاک سے لیکر طور خم تک اور شمال میں ازبکستان اور تاجکستان کی سرحد تک جہاں جہاں طالبان کا تسلط ہے ایسا امن وامان ہے کہ اس کی مثال اس دنیا میں نظر نہیں آتی۔ کروڑوں روپے لے کر آپ ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ تک چلے جائیں کوئی میلی آنکھ سے بھی نہیں دیکھے گا۔ جان ومال کے تحفظ کا مکمل طور پر انتظام ہے۔ ☆ زندگی کے معمولات بہت خوش اسلوبی سے جاری ہیں۔ سرکاری انتظام میں جتنے محکمے ہیں وہ تمام کے تمام معمول کے مطابق کام کرنے لگے ہیں۔ ملازمین کی تعداد بہت کم ہے لیکن اس کے باوجود تمام کام معمول کے مطابق ہو رہے ہیں۔ ☆ ٹریفک کا نظام پوری طرح بحال ہو چکا ہے، بڑے شہروں کی تمام سڑکوں پر ٹریفک پولیس نظر آتی ہے، تمام پولیس والے جو کہ پہلے داڑھی نہیں رکھتے تھے اب داڑھی میں نظر آتے ہیں۔ ☆ کسٹم کا عملہ تمام صوبوں کی چوکیوں پر تلاشی لیتا ہے اور اسلحہ ایک علاقہ سے دوسرے علاقے میں منتقل کرنا یار کھنا جرم ہے۔ شرعی قوانین مکمل طور پر نظر آتے ہیں۔ پرائیویٹ ٹرانسپورٹ کے کرائے متعین کئے ہوئے ہیں کوئی ٹیکسی والا اس سے زائد کرایہ وصول کرتا نظر نہیں آتا۔ میوزک اور گانوں پر مکمل طور پر پابندی ہے، تجارت بہت تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ ضروریات زندگی ہر جگہ وافر مقدار میں موجود ہے۔ فروٹ اور ڈرائی فروٹ پاکستان سے سستا ہے۔ کھانے کی اشیاء تقریباً پاکستان کے برابر ہیں ہر جگہ سادگی کا پہلو نمایاں ہے۔ گداگروں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے، تجارت میں بے ایمانی اور جھوٹ کا عنصر نظر نہیں آتا۔ نماز کے اوقات میں تمام دکانیں بند ہو جاتی ہیں اور خرید و فروخت کی اجازت نہیں۔ اکثر دکاندار دکانوں پر کپڑا ڈال کر یا چھوٹے بچے کو بٹھا کر نماز کے لئے چلے جاتے ہیں، جن لوگوں نے پہلے نماز ادا کر لی ہو وہ بیٹھے رہتے ہیں لیکن کاروبار نہیں کرتے۔ سڑکوں پر کرنسی کا کاروبار کھلے عام کرنے کی اجازت ہے اور بوریوں کی بوریاں بھر کر افغان کرنسی ایک جگہ سے دوسری جگہ تک بغیر کسی حفاظتی اقدامات کے منتقل کی جاتی ہے۔ اس وقت ایک روپے پاکستان کی 640 افغان روپے دستیاب ہیں۔ ایک روٹی کی قیمت تین ہزار روپے جبکہ بڑی روٹی 4 ہزار اور پانچ ہزار میں مل جاتی ہے۔ چائے کی چائے دانی 4 ہزار میں ملتی ہے۔ مدارس بڑے بڑے قائم کر دیئے گئے ہیں جبکہ ابتدائی تعلیم بھی ہر جگہ شروع کر دی گئی ہے، اسی طرح بچیوں کے لئے ابتدائی اسکول قائم کر دیئے گئے۔ قندھار سے کابل تک گاڑی کے ذریعہ سفر کے دوران مختلف مقامات پر اسکول کے بچے اور بچیاں اسکول جاتے اور واپس آتے نظر آتے ہیں۔ چند بڑے مدارس میں امتحانات کا سلسلہ بھی نظر آیا۔ جنگ کی وجہ سے بے روزگاری بہت زیادہ ہے، سرکاری ملازمتیں نہ ہونے کے برابر ہیں جبکہ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بھی بہت کم ہیں۔ طالبان کی تمام فوج رضاکارانہ بنیاد پر کام کر رہی ہے۔ سرکاری ملازمین بھی طالبان خود رضاکارانہ بنیاد پر کام کر رہے ہیں، دیگر لوگوں کو تنخواہ دی جاتی ہیں، سادگی کا عنصر بہت زیادہ ہے۔ امیر المومنین ملا عمر کے علاوہ کسی سرکاری عہدے دار کے لئے حفاظتی اقدامات کا انتظام نہیں۔ وزیر داخلہ، وزیر خارجہ، گورنر قندھار۔ ملا عمر کے ترجمان اور وزیر اوقاف و حج کو ہم نے بغیر حفاظتی اقدامات کے گھومتے پھرتے دیکھا۔ اس طرح ان کے کھانے میں بھی بہت زیادہ سادگی ہے جو مل جائے اس پر گزارہ کر لیا جاتا ہے۔ دوپہر کو ان عہدے داروں کے ساتھ ہم نے صرف ساگ اور روٹی کھائی۔ ملا عمر سے ملاقات کے لئے تلاشی لی جاتی ہے باقی ہر جگہ آزادی کے ساتھ آمد ورفت جاری رہتی ہے۔ وزیر اور عام آدمی کے درمیان کوئی امتیاز نہیں۔ عورتوں کے سلسلے میں طالبان نے صرف پردے کے احکامات جاری کئے ہیں اس لئے پورے افغانستان میں کوئی بے حجاب عورت نظر نہیں آتی البتہ حجاب کے لئے کسی خاص برقعہ کی قید نہیں۔ عام طور پر افغانستان کی عورتیں پرانا "شٹل کاک" والا برقعہ پہنتی ہیں البتہ چادر اور دوسرے برقعہ سے بھی حجاب کی اجازت ہے۔ کسی عورت کو سرعام سرزنش نہیں کی جاتی اور نہ ہی ان کی تعلیم اور کام کرنے پر پابندی ہے البتہ مخلوط اداروں میں کام پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ عورتوں کے اسکولوں اور زنانہ اسپتالوں میں ملازمت کی اجازت ہے اسی طرح ایسے ادارے جس میں صرف عورتیں کام کریں گی اس میں کام کی اجازت ہے۔ بے روزگار عورتوں کو جن کا کوئی کفیل نہیں طالبان حکومت کی جانب سے وظائف جاری کئے گئے ہیں۔ افغانستان میں نفاذ شریعت کی وجہ سے ہر شخص مطمئن زندگی گزارتا نظر آتا ہے، کوئی شخص اس نظام سے شکایت کرتا نظر نہیں آیا اور نہ ہی طالبان کے طرز عمل میں کوئی زیادتی دکھائی دی۔ غیر ملکی ہونے کے باوجود کسی کو کوئی تکلیف یا پریشانی نہیں محسوس ہوئی، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اپنے ملک میں گھوم رہے ہیں بلکہ بے خوف زندگی کا اطمینان اور سکون افغانستان میں نصیب ہوا اور یہ سب اسلامی نظام اور اس پر عمل کرنے کی برکت ہے۔

سید ریحان زیب' کوئٹہ

قادیانی غیر مسلم کیوں؟

قادیانی خلیفہ ربوہ کا مطلق العنان بادشاہ تھا جس کا فیصلہ آخری ہوتا تھا' جسٹس ایم کے صمدانی عدالتی تحقیقات کے دوران سامان خورد و نوش ساتھ لے کر گئے' ربوہ سے پانی تک نہ پیا' وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر آخری دن تک تیار نہ تھے۔ بالآخر شہیدان ختم نبوت کا لہو رنگ لایا' ۷ / ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔ (مدیر)

تحریک ختم نبوت کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹ

۲۲ مئی ۱۹۷۴ء کا ایک روشن دن تھا کہ نشتر میڈیکل کالج ملتان کے تقریباً سو طلباً شمالی علاقوں کی سیر و سیاحت کے لئے بذریعہ چناب ایکسپریس ملتان سے پشاور روانہ ہوئے۔ طلباً نے اپنی الگ بوگی بک کروا رکھی تھی۔ ہنستے کھیلتے طلباً کی گاڑی جب ربوہ ریلوے اسٹیشن پر رکی' تو حسب معمول چند قادیانی نوجوان گاڑی کی مختلف بوگیوں میں داخل ہوئے اور قادیانیت کا لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ جب طلباً کی بوگی میں کفر و ارتداد کا یہ لٹریچر تقسیم کیا گیا تو طلباً میں اشتعال پھیل گیا۔ جواباً انہوں نے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ختم نبوت زندہ باد قادیانیت مردہ باد کے زوردار نعرے لگائے۔ سیٹی بجی اور گاڑی اپنی منزل کی جانب روانہ ہو گئی' لیکن طلباً کی اس جرأت سے ربوہ کے نام نہاد قصر خلافت میں ایک زلزلہ آگیا کیونکہ ربوہ شہر میں قادیانی خلیفہ کی اجازت کے بغیر چڑیا بھی پر نہیں مار سکتی تھی۔ ربوہ بند شہر تھا جس میں بغیر ان کے حکم کے کوئی مسلمان داخل نہیں ہو سکتا تھا' خلیفہ ربوہ وہاں کا مطلق العنان بادشاہ تھا۔ جس کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوتا تھا۔ ربوہ کی اپنی وزارتیں اور نظارتیں تھیں غرضیکہ پاکستان میں ریاست در ریاست تھی۔ طلباً کے اس واقعہ کے بعد بڑے قادیانی دماغ مل کر بیٹھے اور ان طلباً کو یادگار سبق سکھانے کا فیصلہ کیا۔ ۲۹ مئی کو چناب ایکسپریس میں طلباً پشاور سے واپس ملتان روانہ ہوئے۔ ربوہ سے پہلے اسٹیشن نشتر آباد کے قادیانی اسٹیشن ماسٹر نے طلباً کی بوگی پر چاک سے نشان لگایا اور ربوہ کے قادیانی اسٹیشن ماسٹر کو اس نشان زدہ بوگی کا نمبر بتایا جب گاڑی ربوہ اسٹیشن پر پہنچی تو اسٹیشن پر ایک محشر بپا تھا۔ تقریباً پانچ ہزار قادیانی غنڈے پستولوں' بندوقوں' خنجروں' تلواروں' لاٹھیوں' آہنی مکوں اور اینٹوں سے مسلح کھڑے غصے سے چلا رہے تھے۔ یہ ہجوم سانپ کی طرح پھنکارتا ہوا طلباً کی بوگی کی طرف لپکا۔ طلباً نے فوراً کھڑکیاں اور دروازے بند کر لئے لیکن ہجوم دروازے اور کھڑکیاں توڑ کر بوگی میں داخل ہو گیا اور قادیانی غنڈے سے نہتے طلباً پر پل پڑے طلباً کو گھسیٹ گھسیٹ کر بوگی سے باہر نکالا اور پلیٹ فارم پر ان پر وحشیانہ تشدد کیا۔ طلباً خون میں نہا گئے' جسم زخموں سے بھر گئے یونین کے صدر ارباب عالم کو اتنا مارا کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔

ختم نبوت کے باغی تشدد کرتے ہوئے یہ نعرے بھی لگا رہے تھے مرزا قادیانی کی جے' احمدیت زندہ باد' محمدیت مردہ باد (نعوذباللہ) مرزا ناصر کی جے' نشتر کے مسلے' ہائے ہائے...... قادیانی اپنے ساتھ عورتوں کو بھی لائے تھے۔ جو طلباً کے پٹنے پر تالیاں بجاتیں اور رقص کرتیں۔ اس سارے قادیانی لشکر کی قیادت موجودہ قادیانی خلیفہ مرزا طاہر کر رہا تھا۔ قادیانی بدمعاشوں نے طلباً کے کپڑے پھاڑ دیئے۔ گھڑیاں چھین لیں۔ قیمتی سامان اچک لیا۔ سگنل ہونے کے باوجود ربوہ کے قادیانی اسٹیشن ماسٹر نے گاڑی نہ چلنے دی تاکہ قادیانی اپنی آتش انتقام کو خوب ٹھنڈا کر سکیں۔ خدا خدا کر کے زخموں سے نڈھال طلبہ کو لے کر گاڑی چلی۔ کسی طرح اس ظلم و بربریت کی خبر فیصل آباد پہنچ چکی تھی' غصے سے بھرا ہوا سارا شہر اسٹیشن پر پہنچ چکا تھا۔ مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ ان طلباً کے لئے چشم براہ تھے۔ ڈی سی' اے سی' ایس ایس پی سمیت ساری انتظامیہ اسٹیشن پر موجود تھے جونہی ٹرین فیصل آباد پہنچی اسٹیشن پر کہرام مچ گیا۔ لوگ جذبات میں آکر رو رہے تھے ان کے جذباتی نعروں سے سارا اسٹیشن گونج رہا تھا۔ حالات کو دیکھتے ہوئے مولانا تاج محمودؒ پلیٹ فارم کی دیوار پر چڑھ گئے اور طلباً سے مخاطب ہو کر کہا "میرے بیٹو! تمہارے جسم سے بہنے والے مقدس خون کی قسم میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے خون کے ایک ایک

قطرے کا قادیانیوں سے انتقام لیا جائے گا اور قادیانی ملزمان اپنے انجام کو پہنچیں گے۔ آپ حضرات کو ایئر کنڈیشنڈ بوگی میں منتقل کر کے ملتان بھجوایا جارہا ہے' آپ حضرات اطمینان رکھیں کہ ہم اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں گے جب تک اس ظلم کا حساب نہ چکالیں' آپ کے بہنے والے خون کے ہر قطرہ سے قادیانیوں کی موت کے پروانے پر دستخط ہوں گے۔ اگر آپ کے خون کو رائیگاں کر دیا گیا' تو میں آپ کے خون کا جوابدہ ہوں گا۔"

مولاناؒ کی تقریر نے زخمی طلبأ کے دل جیت لئے' گاڑی طلبأ کو لے کر ملتان روانہ ہو گئی گوجرہ' ٹوبہ ٹیک سنگھ' شورکوٹ' خانیوال' ملتان جہاں جہاں گاڑی کے اسٹاپ تھے۔ مولانا نے وہاں کے احباب کو اس صورت حال سے مطلع کر دیا۔ جس اسٹاپ پر گاڑی رکتی۔ پورا شہر یا قصبہ زخمی طلبأ کی محبت میں اسٹیشن پر پہنچ جاتا۔ ہر اسٹیشن پر زبردست مظاہرہ ہوا اور طلبأ کو باور کرایا گیا کہ قادیانیوں نے صرف تمہیں ہی زخمی نہیں کیا بلکہ انہوں نے پوری ملت اسلامیہ کے قلب پر وار کیا ہے۔

ریلوے اسٹیشن پر اخباری نمائندوں نے مولانا تاج محمودؒ سے آئندہ لائحہ عمل پوچھا تو آپ نے شام پانچ بجے "الخیام" ہوٹل میں پریس کانفرنس کا وقت دے دیا۔ بھرپور پریس کانفرنس ہوئی اور آپ نے مولانا سید یوسف بنوریؒ کے حکم کے تحت تحریک کا اعلان کر دیا۔ قادیانیوں کی غنڈہ گردی پر پوری قوم سراپا احتجاج بن گئی' جلوس نکلنے لگے۔ مظاہرے ہونے لگے' احتجاجی جلسے شروع ہو گئے اور تحریک پورے ملک کی گلی گلی میں پھیل گئی' ہڑتالیں ہونے لگیں اور قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ شروع ہو گیا' تحریک میں اتنا جوش و خروش تھا کہ طلبأ اور اساتذہ نے بھی احتجاجی جلوس نکالے اور مظاہرے کئے۔ قادیانی پورے ملک سے دم دبا کر ربوے کی طرف بھاگنے لگے بہت سے مقامات پر مظاہرین اور پولیس میں جھڑپیں ہوئیں' جن میں لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال کیا گیا' ابطل حریت آغا شورش کاشمیریؒ کی تحریک پر مولانا سید یوسف بنوریؒ کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کا کنوینر مقرر کیا گیا اور مستقل انتخاب کے لئے ۱۶ جنوری ۱۹۷۴ء کو فیصل آباد میں ملک بھر کے علمأ مشائخ و سیاست دان جمع تھے۔ اس وقت مجلس عاملہ میں مندرجہ ذیل حضرات کو نمائندگی ملی جس کی تفصیل یوں ہے:

مجلس تحفظ ختم نبوت: مولانا محمد یوسف بنوریؒ' مولانا خان محمد' مولانا تاج محمودؒ مولانا محمد شریف جالندھریؒ' سردار میر عالم لغاری۔

جمعیت علمأ اسلام: مولانا مفتی محمودؒ' مولانا عبدالحقؒ اکوڑہ خٹک' مولانا عبیداللہ' انورؒ' مولانا محمد زمان اچکزئی' مولانا محمد اجمل خان' مولانا محمد ابراہیم۔

جمعیت علمأ پاکستان: مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا عبدالستار خان نیازی' مولانا صاحبزادہ فضل رسول' مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری' مولانا محمد علی قصوری' مولانا غلام علی اوکاڑوی۔

جمعیت اہل حدیث: میاں فضل حق' مولانا عبدالقادر روپڑی' مولانا اسحاق چیمہ' شیخ محمد اشرف' مولانا محمد صدیق' مولانا عبدالرحیم اشرف۔

تبلیغی جماعت: مولانا مفتی زین العابدین۔

شیعہ: سید مظفر علی شمسی۔

مسلم لیگ: میر اعجاز احمد' چوہدری صفدر علی رضوی' چوہدری ظہور الٰہی' سید اصغر علی شاہ۔

پاکستان جمہوری پارٹی: نوابزادہ نصر اللہ خان' رانا ظفر اللہ۔

مجلس احرار: مولانا عبیداللہ احرار' مولانا سید عطأ المنعم شاہ بخاری' چوہدری ثنأ اللہ بھٹہ' ملک عبدالغفور انوری' سید عطأ المحسن بخاری۔

اشاعت التوحید: مولانا غلام اللہ خان' مولانا عنایت اللہ شاہ۔

جماعت اہل سنت: مولانا غلام علی اوکاڑوی' پیر محمود شاہ گجراتی۔

اتحاد العلمأ: مولانا مفتی سیاح الدینؒ کاکاخیل' مولانا محمد چراغ' مولانا گلزار احمد مظاہری۔

تنظیم اہل سنت: مولانا سید نور الحسن بخاریؒ' مولانا عبدالستار تونسوی۔

حزب الاحناف: مولانا سید محمود رضوی' مولانا خلیل احمد قادری۔

قادیانی محاسبہ کمیٹی: آغا شورش کاشمیریؒ' علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ۔

عوامی نیشنل پارٹی: ارباب سکندر خان' امیر زادہ۔

جماعت اسلامی: پروفیسر غفور احمد چوہدری' غلام جیلانی' میاں طفیل محمد۔ قومی اسمبلی میں آزاد گروپ کے لیڈر مولانا ظفر احمد انصاری۔

اہم شخصیات: مولانا مفتی محمد شفیعؒ' مولانا محمد انور کلیم' مولانا عبدالرحیم اشرفؒ۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا انتخاب

صدر: مولانا محمد یوسف بنوریؒ۔

ناظم اعلیٰ: مولانا محمود احمد رضوی۔

نائب صدر: مولانا عبدالستار خان نیازی' سید مظفر علی شمسی۔

نوابزادہ نصراللہ خان: مولانا عبدالحق' مولانا عبدالواحد۔

نائب ناظم: مولانا محمد شریف جالندھریؒ۔

خازن: میاں فضل حق۔

عوام کے ملک گیر احتجاج کو دیکھتے ہوئے پنجاب گورنمنٹ نے سانحہ ربوہ کی عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا۔ چیف جسٹس سردار محمد اقبال نے جسٹس کے ایم صمدانی کو تحقیقاتی افسر مقرر کیا۔ جناب جسٹس صمدانی نے ربوہ کا تفصیلی دورہ کیا۔ مرزا ناصر نے انہیں قصر خلافت میں کھانے پر مدعو کیا' لیکن جسٹس صمدانی نے صاف انکار کر دیا اس کے بعد مرزا ناصر نے خود ملاقات کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور وقت مانگا' لیکن جسٹس صمدانی نے پھر جواب دے دیا۔ تحقیقات کے دوران جسٹس صمدانی نے ربوہ سے کچھ نہ کھایا پیا۔ وہ اپنا سامان خوردونوش اپنے پاس رکھتے تھے۔ شاید عدالتی تقدس کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے یا حفاظت جان کے لئے جناب جسٹس صمدانی کی عدالت میں مرزا ناصر کو بھی طلب کیا گیا اور اس کا سات گھنٹے کا خفیہ بیان ریکارڈ کیا گیا۔ مشہور مرزائی نواز حنیف رامے اس وقت پنجاب کا وزیر اعلیٰ تھا۔ اس نے جگہ جگہ مرزائیوں کی وکالت کی اس نے خانیوال میں تقریر کرتے ہوئے یہاں تک کہا کہ میں مولویوں کو مار مار کر ان کے پیٹوں سے حلوہ نکال دوں گا۔ مرزائیوں کے اس مہرے نے جگہ جگہ تحریک کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن عوامی غیظ و غضب کے طوفان کے سامنے مرزائیوں کے ساتھ ساتھ خود بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ حکومت نے تحریک کے ترجمان ہفت روزہ "چٹان" کا ڈیکلیریشن منسوخ کر دیا اور پریس ضبط کر لیا اور اس کے ساتھ ہی آغا شورش کاشمیری کے بیٹوں کا پریس مسعود پرنٹرز بھی ضبط کر لیا گیا۔ حکومت پنجاب نے بطل حریت آغا شورش کاشمیریؒ کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کر لیا۔ آغا صاحب شدید بیمار تھے۔ ظالموں نے انہیں میو ہسپتال لاہور میں داخل کروا کر ان پر پولیس کا کڑا پہرہ لگوا دیا۔ یہ امتحان ان کے قدموں میں ڈگمگاہٹ پیدا نہ کر سکا اور فدائے ختم نبوت نے شدید علالت میں جسٹس صمدانی کی عدالت میں قادیانی امت کے بارے میں پانچ گھنٹے شہادت دی۔ جس میں قادیانیت کے غلیظ چہرہ سے نقاب اٹھا کر ان کی اسلام اور پاکستان دشمنی کو ثابت کیا گیا۔ بہت سے سربستہ رازوں کا انکشاف کیا' قادیانیوں کی اندرون خانہ کربناک کہانی سنائی اور مرزا ناصر کی شخصیت کے تار و پود بکھیرے۔ مجلس عمل کے صدر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے بڑھاپے کے باوجود پورے ملک کا طوفانی دورہ کیا اور عوام کی رگوں میں جہادی خون دوڑایا۔ پوری قوم کو مجاہد بنا کر قادیانیت کے خلاف صف آرا کر دیا۔ آپ جب تحریک کی قیادت کے لئے گھر سے نکلے تو اپنے مدرسہ کے مفتی صاحب سے کہا کہ "حضرت مفتی صاحب! میں تحریک کی رہنمائی کے لئے جا رہا ہوں اور اپنا کفن بھی ساتھ لے کر جا رہا ہوں" پھر کفن نکال کر مفتی صاحب کو دکھایا' مزید فرمایا کہ "مرزائیوں کو اس ملک میں آئین کی رو سے کافر ٹھہراؤں گا یا اپنی جان کا نذرانہ پیش کروں گا۔ واپس گھر جانے کا ارادہ نہیں۔"

توڑیں گے ہر اک لات و ہبل جھوٹے نبی کا
پاپوس ہر اک مسجد ضرار کریں گے
سو بار بھی گر ہم کو ملے زیست کی نعمت
قربان شہ کونین ﷺ پہ ہر بار کریں گے
اس دور میں ہے جرم اگر عشق محمد ﷺ
اس جرم کا اقرار سردار کریں گے

تحریک کے بڑھتے ہوئے زور کو توڑنے کے لئے حکومت نے ختم نبوت کے ہزاروں رضاکاروں کو مختلف دفعات کے تحت پابند سلاسل کر دیا۔ جلوسوں پر شدید لاٹھی چارج کیا' جس سے ہزاروں کارکن زخمی ہو گئے۔ بہت سے مقامات پر قادیانیوں نے مسلمانوں پر فائرنگ کی' جس سے کئی مسلمان شہید ہو گئے۔ چنانچہ مسلمانوں نے مشتعل ہو کر قادیانیوں کے کئی مکانات اور دکانیں جلا دیں۔ تحریک دن بدن زور پکڑتی گئی۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان نے پورے ملک میں جلسوں اور کانفرنسوں کا جال بچھا دیا۔ ہر خطیب آتش فشاں تھا' ہر مقرر شعلہ بار تھا انہوں نے پورے ملک میں قادیانیت کے خلاف آگ لگا دی اور ملت اسلامیہ پاکستان کے ہر فرد کو ختم نبوت کا رضاکار بنا دیا۔ اخبارات اور رسائل نے اپنی اپنی غیرت اور عشق رسول ﷺ کا حق ادا کیا۔ روزنامہ نوائے وقت اور مساوات نے خود کو تحفظ ختم نبوت پر نثار کر دیا اور تحریک کے شباب کو برقرار رکھا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے مسلمانوں کو قادیانیوں کے عقائد سے آگاہ کرنے کے لئے لاکھوں کی تعداد میں ہینڈبل اور پمفلٹ تقسیم کئے اور انہیں کلیدی اسامیوں پر بیٹھے لوگوں تک پہنچانے کا خصوصی اہتمام کیا۔ مجلس عمل کی اپیل پر قادیانیوں کے خلاف سوشل بائیکاٹ کی مہم چلائی گئی' جس نے قادیانیت کی کمر توڑ کے رکھ دی۔ مسلمانوں نے قادیانی دکانداروں سے سودا لینا بند کر دیا اور مسلمان دکانداروں نے قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کر دیا گیا۔ مسلمانوں نے قادیانی ہمسائیوں سے بول چال اور لین دین بالکل بند کر دیا'

جس سے قادیانیت بلبلا اٹھی اور بہت سے قادیانی قادیانیت سے توبہ کر کے دوبارہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

مجلس عمل نے ۱۴ جون کو پورے ملک میں ہڑتال کی اپیل کی شمع ختم نبوت کے پروانوں نے مجلس عمل کی آواز پر لبیک کی اور ۱۴ جون کو ملک میں درہ خیبر سے کراچی اور لاہور سے کوئٹہ تک ایسی نظیر ملنا محال ہے۔ ہڑتال نے حکومت کی چولیں ہلا دیں اور حکومت کو بتادیا کہ ملت اسلامیہ قادیانی ناسور کو کسی صورت برداشت نہیں کر سکتی اور وہ کسی ایسی حکومت کو بھی برداشت نہیں کر سکتی جو قادیانیت کی حامی ہو۔

مسلمان لاکھ برے ہوں مگر نام محمد ﷺ پر
وہ تیار ہیں ہر حالت میں اپنا سر کٹانے کو

قادیانیت کو بپھرے ہوئے مسلمانوں کے حصار میں دیکھ کر برطانوی گماشتہ سر ظفر اللہ خان نے بیرونی ممالک کے دورے شروع کر دیئے اور بیرونی حکمرانوں سے بھٹو حکومت پر پریشر ڈلوانا شروع کر دیا' ظفر اللہ خان نے لندن میں ایک بہت بڑی کانفرنس کا اہتمام کیا اور الزام لگایا کہ پاکستان میں حکومت قادیانیوں کے جان و مال کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اس نے عالمی اداروں سے مدد کی اپیل کرتے ہوئے واویلا مچایا کہ وہ فوراً قادیانیت کی مدد کے لئے پاکستان پہنچیں۔ قادیانی خلیفہ مرزا ناصر نے ایسوسی ایٹڈ پریس امریکہ کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کے خلاف فسادات بھٹو کی پارٹی نے کرائے ہیں اور اس طرح حکمران جماعت اپنی بگڑی ہوئی ساکھ کو بحال کرنا چاہتی ہے۔ اس نے زور دیتے ہوئے کہا کہ خواہ وہ قتل ہو جائے لیکن اپنے مسلک سے باز نہیں آئے گا۔ قادیانیوں کو اسلام کی جانب پلٹنے اور تحریک سے خوفزدہ ہوتے ہوئے دیکھ کر مرزا ناصر کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔ اس نے ان کے مسمار حوصلوں کی تعمیر کرنے کے لئے مرزا قادیانی کا یہ الہام ربوہ کے درودیوار پر لکھوا دیا کہ "خدا اپنی فوجوں کی ساتھ آرہا ہے"

لیکن نہ قادیانی خدا آیا اور نہ ہی قادیانی خدا کی فوجیں آئیں۔ مرزا قادیانی کا یہ الہام ملت اسلامیہ کے بپھرے ہوئے سیلاب کے سامنے خس و خاشاک کی طرح بہہ گیا۔ تحریک ختم نبوت کا مسئلہ قومی اسمبلی میں پہنچ گیا اور مندرجہ ذیل قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کی گئی۔

ہرگاہ کہ یہ ایک مکمل مسئلہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ نیز ہرگاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی کوشش اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھی۔ نیز ہرگاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اسلام کو جھٹلانا تھا۔ نیز ہرگاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار چاہے وہ مرزا غلام احمد مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"

ہرگاہ ان کے پیروکار چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے' مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

نیز ہرگاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں جو کہ مکۃ المکرمہ کے مقدس شہر میں رابطہ العالم الاسلامی کے زیر انتظام ۶ اور ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے ۱۴۰ مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی۔ متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت' اسلام اور عالم اسلام سے خارج ایک تخریبی تحریک ہے۔ جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنی چاہئے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے۔ مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تاکہ اس اعلان کو موثر بنانے کے لئے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لئے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترامیم کی جائیں۔

(باقی آئندہ) ●●

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔۹۱۔ صرافہ بازار
میٹھادر کراچی' فون: ۷۳۵۵۷۳

مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

مغرب میں نورِ اسلام کا غلبہ

ملکی جریدہ "نوائے وقت" کی ۲۰ ستمبر کے میگزین میں جناب محترم منظور احمد شاہ کے قلم سے ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے "اسلام امن و سلامتی کا پیغام ہے"

جس میں شاہ صاحب نے فرمایا کہ "اسلام حق و صداقت کی قوت سے یورپ میں ابھر رہا ہے" اور وہاں کے باسی امن و سکون کی تلاش میں اسلام کے دامن میں پناہ لے رہے ہیں' جس کی گود ماں کی گود سے کروڑوں گنا زیادہ پر سکون ہے۔ اور بتایا کہ برطانیہ میں ہزاروں رکاوٹوں کے باوجود ۱۴۵۳ مساجد سے کلمہ حق بلند ہو رہا ہے اور بتایا کہ وہاں ۱۴ لاکھ مسلمان ہیں' مگر پھر بھی امتیازی سلوک کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اور ان کی مذہبی بنیادوں پر حق تلفی ہو رہی ہے اب پارلیمنٹ کے ایک ممبر جان آسٹن نے ایک بل پیش کیا ہے کہ حکومت مسلمانوں سے حسن سلوک کا مظاہرہ کرے امتیازی سلوک ختم کرے۔

باوجود اس کے کہ برطانیہ میں مسلمان ۱۴ لاکھ اقلیت میں ہیں' مگر حکومتی سطح پر رعایت و حمایت یہودیت کی کی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کو اپنے اسکول کھولنے کی اجازت نہیں' مگر یہود کے اسکول ہر شہر میں کھلے ہیں' جو کہ عیسائیت کے سخت دشمن ہیں اور مسلمان حضرت مسیحؑ کو سچا پیغمبر مان کر اپنا جزو ایمان مانتے ہیں' سابقہ انبیاؑ اور صحائف کی تکریم کا سب سے بڑا علمبردار اسلام ہے۔ مگر یہ حکومت نواز یہود کو رہی ہے اور مسلمان رشدی پر لاکھوں پونڈ خرچ کئے جا رہے ہیں۔ عجیب فلسفہ ہے پاکستان نے ۲۹۵۔ سی کا قانون تمام انبیاؑ کی حفاظت کے لئے بنایا مگر لندن میں ۷۱ ممبروں نے اس قانون کو ختم کرنے کے لئے مطالبہ کیا ہے اور حقوق انسانی کا ہوا کھڑا کر کے اسلام اور پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر کے اخلاقی جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں' حالانکہ یورپ کے ممالک میں بھی توہین رسالت کا قانون موجود ہے' مگر صرف پاکستان کے پیچھے ہاتھ دھو کر سارے یورپ اٹھ پڑا ہے......وجہ؟

حیرت ہے کہ یہاں عیسائی معمولی اقلیت میں ہوتے ہوئے ہم سے برابر کے حقوق مانگ رہے ہیں ان کے اسکول قائم ہیں' اسمبلی میں نمائندگی اور تمام محکموں میں ملازمت کی سہولت حاصل ہے۔ مگر ان کے ممالک میں مسلمانوں کے لئے یہ رعایت سہولت مفقود ہے۔ یہاں عیسائی مشن دن رات کام کر رہے ہیں' تبلیغ ہو رہی ہے جبکہ اسلام کی کھلے بندوں ان کے ممالک میں تبلیغ بند ہے۔ وہاں مسلمانوں کا کوئی پرسان حال نہیں۔ حد یہ ہے کہ عیسائیت کی تبلیغ اسرائیل میں ممنوع ہے اور کئی ممالک میں ان کی یہی صورت ہے مگر بدنام صرف پاکستان کو کیا جا رہا ہے۔ جو کہ سراسر بین الاقوامی اور اخلاقی قوانین کے خلاف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ عظمت اسلام سے واقف ہیں' اس لئے اس خطرے کے پیش نظر اور حسد و دشمنی کی بنا پر وہ اسلام کے خلاف کسی معاندانہ حربے سے نہیں چوکتے۔ ہر قسم کے خلاف واقع اعتراض کریں گے۔ کسی الزام و تہمت سے بھی نہیں چوکتے ان کو اسلام کی فطرت اور حقیقی طاقت کا علم ہے اس لئے یہ لوگ محض قلبی حسد و بغض کی بنا پر یہ تمام حرکتیں کر کے اپنے ضمیر کا اظہار کر رہے ہیں۔

آخر میں شاہ صاحب نے ان کے آخری حربے کا بھی ذکر کیا ہے جو اور بھی رپورٹوں میں سامنے آچکا ہے وہ ہے وحدت ادیان کا فتنہ کہ آسمانی کتابیں ایک جلد میں شائع ہونی چاہئے۔ توراۃ' انجیل' زبور اور قرآن حکیم اسی طرح صومعہ گرجا اور مسجد بھی متحد ہو جائے۔ اس منصوبے پر وہ لاکھوں پونڈ خرچ کر رہے ہیں۔ مگر بے سود۔ ناظرین کرام! اس رپورٹ کا ماحاصل درج ذیل عنوان ہیں:

(۱)......امتیازی سلوک

(۲)......اسلام پر غلیظ اور لچر قسم کے الزامات

(۳)......حقوق انسانی کا سہارا

(۴)......وحدت ادیان کا شوشہ

اب آپ ان عنوانات کے متعلق مختصراً کچھ سماعت فرمائیے تاکہ آپ بھی حقائق پر کچھ مطلع ہو سکیں:

☆امتیازی سلوک:

یہود و نصاریٰ کا مزاج حسب مراتب تقریباً ایک ہی ہے' یعنی حسد و بغض' ضد و ہٹ دھرمی' آنکھوں سے دیکھ کر بھی حق کو تسلیم نہ کرنا' تنگ نظری اور شدید تعصب

تاریخ گواہ ہے کہ یہود تو اپنی ضد و ہٹ دھرمی میں ضرب المثل تھے' چنانچہ اسلام کے

ابتدائی دور میں ان کا یہ مرض اور ان کا ناقابل اصلاح ہونا واضح ہوگیا۔ رہے عیسائی تو وہ بھی کچھ زیادہ سلیم الطبع نہ تھے' ان کی مخالفت کا آغاز واقعہ نجران سے شروع ہوگیا' جبکہ عیسائیوں کے ساتھ سرکردہ افراد آنحضرت ﷺ سے مذہبی مسائل پر گفتگو کے لئے حاضر ہوئے۔ رحمت کائنات ﷺ نے ان کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا اور خود بنفس نفیس ان کی میزبانی فرمائی اور گفتگو بھی فرمائی کسی قسم کی سختی' درشتی' خلاف اصول بات نہ فرمائی' بلکہ "جادلھم بالتی ھی احسن" کے انداز پر نہایت رحیمانہ اور حکیمانہ گفتگو فرمائی۔ کہ ہر ایک سلیم الفطرت انسان مان جائے' مگر ان کے ضمیر کی ترجمانی خالق اکبر نے فرمائی کہ "اے میرے پیغمبر! اگر آپ یہود و نصاریٰ کے سامنے تمام حقائق بھی پیش کردیں مگر یہ اسے تسلیم نہ کریں گے" اور فرمایا کہ "یہ لوگ ایسے ضدی اور مسخ الفطرت ہیں کہ یہ لوگ کسی بھی صورت میں آپ سے راضی نہ ہوں گے حتیٰ کہ آپ ان کے دین کو مان لیں اور یہ ناممکن ہے۔" لہذا ان کا راضی ہونا بھی ناممکن۔ چنانچہ رحمت کائنات ﷺ نے مسائل پر گفتگو'

فرمائی کہ ان کے پاس اس کا بالکل جواب نہ تھا' مگر یہ لوگ مانے نہیں' حتیٰ کہ غلبہ اسلام دیکھ کر جزیہ دینا تو قبول کرلیا' مگر حقائق کو تسلیم نہ کیا بالآخر اللہ تعالیٰ نے آیت مباہلہ بھی نازل فرمائی کہ اگر تم کوئی عقلی اور نقلی دلیل تسلیم نہیں کرتے تو آؤ اس طرح فیصلہ کرلو۔ مگر یہ لوگ اسی طرح ضد پر رہے حالانکہ زبان سے کہنے لگے کہ ہم مباہلہ کرتے تو ہم تباہ و برباد ہوجاتے۔ بالآخر یہ جزیہ وغیرہ کی شرائط طے کرکے واپس چلے گئے اور وہاں اپنی تخریبی کارروائیوں اور سازشوں میں لگ گئے۔ ان کے اس مزاج حسد و بغض کے پیش نظر آپ نے فرمایا کہ "اے میری امت کہ ان دونوں کو تم مرکز اسلام جزیرہ عرب سے ملک بدر کردینا۔" کیونکہ یہ بدلیں گے نہیں بلکہ الٹا اسلام کے خلاف ہی تخریبی ریشہ دوانیاں ہی کریں گے' جن سے اہل اسلام کے نقصان کا اندیشہ ہے لہذا سلامتی ان کو ملک بدری میں ہی ہوگی۔ چنانچہ اس کی تعمیل خلافت فاروقی میں ہوگئی' چنانچہ یہی ان کا اخراج اپنی ڈگر پر ترقی پذیری رہا۔ امت مسلمہ کا مقابلہ شروع سے ہی اس امت صلیبیہ سے ہی رہا۔ شام و روم کے محاذ پر بھی' بنی امیہ کے مقابلہ اندلس میں بھی' انہی کے ساتھ رہا۔ کسی بھی علاقہ میں ان پر کوئی زیادتی نہیں ثابت کی جاسکتی۔ حتیٰ کہ خلیفہ حکم کے زمانہ میں ۱۰۵۰ء' ۱۰۶۰ھ ان شوریدہ سر پادریوں نے مستقل توہین رسالت کی باقاعدہ تحریک شروع کردی' مگر عیسائی عوام کی عدم معاونت کی وجہ سے چند درجن پادریوں تک ہی محدود رہ کر دم توڑ گئی۔ جبکہ حکم اسی غم میں مبتلا ہوگئے کہ میرے شہر میں میرے آقا کے متعلق یہ جسارت' سر پھرے جاہل پادری' خود عدالت میں آکر امتی کے سامنے توہین رسالت کا ارتکاب کرکے موت کی سزا پاتے۔ مگر عیسائی عوام نے کہا کہ جب ہم پورے حقوق اور امن و سکون سے رہ رہے ہیں تو ہم کیوں یہ حرکت بد کریں۔ بظاہر یہ دب گئی' مگر اندرون خانہ متعصب پادری اور دوسرے افراد جاری رکھے رہے' حتیٰ کہ سقوط غرناطہ تک نوبت جا پہنچی اور مسلمانوں کی ایک ہزار سالہ حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ اسی طرح سلطان ترکی محمد فاتح قسطنطنیہ کے سامنے ان کے پوپ لوئیس یازولیم نے دعوت عیسائیت دی۔ تو سلطان نے مسترد کردی' اسی وقت سے اس ناہنجار پوپ نے زیر زمین تحریک شروع کردی جو کہ بالآخر ۱۹۲۴ء میں سقوط خلافت کا حادثہ فاجعہ آسمان و زمین نے دیکھ لیا۔ اسی طرح قرون وسطیٰ میں صلیبی جنگوں کا سلسلہ بھی اسی حسد و بغض کا ہی نتیجہ تھا کہ ایک نکھٹو سا پادری بیت المقدس آیا جو اس وقت مسلمانوں کے قبضہ میں تھا۔ اس نے جاکر یورپ میں طوفان بدتمیزی مچادیا کہ صلیب کے پرستاروں کے مرکز میں اتنا ظلم ہوتا ہے کہ کوئی محفوظ نہیں (جس طرح آج کل دیسی پادری مغرب میں جاکر حق تلفی کا واویلا کرتے ہیں) پھر کیا تھا سارا جاہل اور متعصب یورپ اٹھ کھڑا ہوا برطانیہ' جرمنی' فرانس وغیرہ کے تمام عوام دشمنوں کی طرف وحشی درندوں کی طرح مسلم ایشیا پر ٹوٹ پڑا۔ مسلمان اس وقت افتراق کا شکار تھے۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ میں نصاریٰ نے بیت المقدس پر قبضہ کرلیا اور وہ ظلم و ستم کیا کہ آسمان و زمین نے کبھی وہ منظر نہ دیکھا ہوگا' حتیٰ کہ مسجد اقصیٰ میں مسلمان عورتوں اور بچوں کے خون میں عیسائیوں کے گھوڑے گھٹنوں تک ڈوبے ہوئے تھے۔ عیسائی کیمپوں میں مسلمانوں کا گوشت فروخت ہوا' ان مظالم کا نقشہ عیسائی مورخ بھی کھینچتے ہوئے اپنا سر شرم سے جھکالیتا ہے اور اب اس زمانہ میں ایک تحریک چلی ہے کہ ان ظالموں کی اولادیں اکٹھی ہوکر منصوبہ بناتی ہیں کہ چلو بیت المقدس کا سفر صلیبی فوجوں کے راستوں پر چلیں اور جو جو اور جس جس جگہ ہمارے آباؤ اجداد نے ظلم و ستم کیا تھا راستہ میں آباد بستیوں کے مکینوں کو کہتے ہیں کہ ہمارے بڑوں نے تمہارے بڑوں پر ظلم کیا تھا ہمیں معاف کرو' مگر یہ ایک مذاق ہے۔ انہیں چاہئے کہ موجودہ عیسائیوں کو مسلمانوں پر ظلم کرنے سے روکیں۔ بوسنیا میں' فلسطین' وہ استعماریت کے بھوت امریکہ کا ہاتھ روکیں۔ اس سے قبل کا ہاتھ روکتے' تو بات تھی۔ اہل اسلام نے بیت المقدس پر عیسائی قبضہ

کے ایک سو سال بعد پھر اس کو اپنے قبضہ میں لے لیا' سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت شفقت ورافت کا سلوک فرمایا' کسی پادری کو قتل نہ کیا' کسی بوڑھے مرد یا عورت کو قتل نہ کیا' گویا کہ رحمت للعالمین ﷺ کا یہ عظیم فرزند اپنے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفی ﷺ کے اخلاق عالیہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہاں سے عیسائیوں کو نکال دیا' حتیٰ کہ ناداروں میں جیب سے سفر خرچ بھی لوا کیا۔ مگر عیسائی مزاج اس حسن سلوک کا رتی بھر اثر نہ ہوا یہ دو سو سالہ صلیبی دور بھی گزر گیا' اس دور میں دونوں قوتوں کے افراد کو باہمی تبادلہ خیالات اور تہذیب و اخلاق کا موقعہ ملا۔ مگر عیسائیوں کا وہی ٹیڑھا ضمیر ہی واضح ہوا۔ ان لوگوں نے اسلامی تعلیمات سے استفادہ کیا' مگر اس طور پر کہ ملت اسلامیہ کو کن کن ذرائع سے تباہ و برباد کیا جاسکتا ہے' انہوں نے ادھر ادھر سے مواد اخذ کیا اور اس کو قابل نفاذ بنانے لگے۔ نیز اس دوران انہوں نے اسلام کے تعارف میں اسلام کے خلاف نہایت مکروہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا' ہزاروں لاکھوں کتابیں پھیلا دیں جن میں اصول اسلامیہ کے خلاف اور رحمت کائنات ﷺ کی سیرت کو نہایت بھونڈے طریقہ پر پیش کیا کہ جس پر ایک مشق ستم یہ تھی کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ مگر آج ان کے اس الزام کا جواب دینے سے وہ عاجز ہیں' آپ اور ہم ان سے پوچھ سکتے ہیں کہ آپ کے ۱۴ لاکھ عیسائیوں پر کس نے تلوار چلائی' کہ وہ مسلمان ہو گئے؟ اسی طرح امریکہ کے لاکھوں مسلمانوں' جرمنی اور فرانس میں اس سے بھی زیادہ مسلمان ہو چکے ہیں وہ کس کی تلوار کا نتیجہ ہیں؟ باوجودیکہ ان حکومتوں نے ان کے حقوق غصب کر رکھے ہیں' ان کو کوئی رعایت یا سہولت نہیں' مگر پھر بھی اہل اسلام کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ ان کو حقیقی طور پر اسلام کے دامن میں امن وسکون کی دولت ملتی ہے۔ ویسے بھی مجموعی طور پر مسلمانوں کی معاشرتی اور اخلاقی حالت' یورپین عیسائیوں سے بہتر ہے۔

ناظرین! اسی تعصب اور حسد و بغض کے اثر میں اکبر کے دور میں یہی سفید سامراج ہندوستان پر حملہ ہوتا ہے اور یہاں تک کہ انہوں نے اسی حسد و بغض کا ہی اظہار کیا۔ کوئی فرق نہ تھا' حتیٰ کہ اب پوری طرح وہ اپنی تہذیب و تمدن اور جامع معاشرت پوری طرح مسلط کر گئے ہیں' بلکہ مزید سے مزید اسے مستحکم کر رہے ہیں' مگر اللہ کریم تو انہی میں فرزندان اسلام پیدا کر کے انہیں دکھا رہا ہے کہ میرا دین تو مشرق و مغرب میں پھیل کر رہے گا۔ (وما انتم بمعجزین) تم اس کی پیش رفت کو روک نہیں سکتے' انشاء اللہ العزیز ایک دن آئے گا کہ ان کا نام و نشان مٹ کر ایک ہی دین یعنی اسلام کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجے گا۔ تمام تہذیبی امت جان لیں گے کہ ایک ہی اسلامی تہذیب ہی باقی رہے گی چار سو اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدا گونجے گی۔ چنانچہ اکبر کے دور سے یہ ملت اسلامیہ پر محنت کرتے رہے حتیٰ کہ ۱۸۵۷ء کو سقوط دہلی کا حادثہ پیش آیا پھر ۱۸۹۹ء کو سقوط میسور کا اور ۱۹۷۱ء کو ڈھاکہ کا' اب اللہ ہی جانے کہ اس کی یہ پیش رفت رکتی ہے یا بڑھتی ہے۔ ہماری آزمائش کے دن کتنے ہیں؟

☆ بے بنیاد اور لچر قسم کے الزامات اور غلط بیانیاں:

معزز قارئین کرام! جس مذہب کی بنیاد' اور مذہب والوں کا خمیر ہی جھوٹ پر اٹھا ہو' وہ اگر یہ حرکتیں نہ کرے تو کیا کرے؟ یہ بات کہ ان کے مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہے اس کے لئے دیکھئے میری کتاب "تحریف بائبل بزبان بائبل" کے مقدمہ کا دیباچہ۔ تمام حقائق آپ پر الم نشرح ہو جائیں گے۔ یہ الزام نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے جو صرف کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے یا اخوۃ الاسلام' اسلام حق و صداقت کا مذہب ہے' یہ اپنی صداقت بالآخر خود ہی منوالے گا۔ سنئے قرآن مجید: ترجمہ: "ہم عنقریب منکرین صداقت اسلام کے دلائل و لا دین ان کے اپنے اندر اور آفاق عالم میں اس طور پر دکھا دیں گے کہ حق ان پر واضح ہو جائے گا۔"

الم نشرح ہو جائے گا کہ یہ دین حق سو فیصد حق ہے' یہ مغلوب ہونے والا نہیں ہے انشاء اللہ عنقریب ان دشمنان دین کے تمام الزامات' اتہامات' غلط بیانیاں' از خود کافور ہو جائیں گی اور ایک وقت آئے گا کہ نور اسلام خود انہی کے ممالک میں پوری آب و تاب کے ساتھ کھل اٹھے گا۔ (انشاء اللہ)

ایشیا کے جن ممالک کو مسلمان مجاہدین نے اس وقت تلوار سے فتح نہ کیا تھا' جیسے فرانس' جرمنی' برطانیہ' امریکہ وہ از خود ہی ظہور اسلام سے مسلمان ہو جاتیں۔ جیسے امریکی رپورٹ کے مطابق آئندہ چند سالوں میں امریکہ کی سب سے بڑی اقلیت مسلمان ہو گی۔ فرانس تو اسلام سے اتنا الرجک ہے کہ اس نے خود تبلیغی جماعت پر پابندی لگا کر حقوق انسانی کا خون کر دیا ہے یہی حال جرمنی کا ہے۔ یہ ارکان ہی کفر کے ستون ہیں اور انشاء اللہ چاروں از خود مسلمان ہوں گے۔ ان کی اپنی جنگلی اور وحشی تہذیب ختم ہو کر اسلامی تہذیب ان کو جگمگا دے گی۔ ان کے ہر قریہ' ہر شہر میں اللہ اکبر کی

صدا انہایت ترک واحتشام سے بلند ہوں گی۔ پھر ان کا نور ایمان دیکھ کر چین و جاپان اور جزائر خود اسی تہذیب کے جھنڈے تلے آجائیں گے' انشاءاللہ العزیز۔

مگر ان حقائق کو قریب تر دیکھتے ہوئے ہم اہل اسلام کو بھی کچھ ہوش کرنا چاہئے' اپنے آپ کو بدلنا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ ہم مفت میں اسلامی دشمنی مول لے کر مفت میں مارے جائیں' ہمیں بھی ان حقائق کو دیکھتے ہوئے ان کی صداقت کی طرف متوجہ ہو جانا چاہئے تاکہ روز حشر ہمارا رزلٹ ذلت ورسوائی لئے ہوئے نہ ہو۔

حقوق انسانی کا ہوا:

معاشرہ انسانی کی حیات وبقا کے لئے افراد معاشرہ کے باہمی حقوق اور اس کے ساتھ فرائض کا طے کرنا اور ان کی ادائیگی کی تلقین و تاکید کرنا ازبس ضروری ہے ورنہ پھر معاشرہ کا قیام وبقا ناممکنات میں سے ہوا اور اس میں عدل وانصاف اور ربط باہمی کا تصور نہیں ہو سکتا۔ مذاہب عالم میں یہ بنیادی مرحلہ بھی کامل طور پر دین اسلام ہی کے حصے میں آیا ہے۔ قرآن حکیم نے نوع انسانی کی وحدت قرار دے کر مرد و عورت کو ایک ہی جنس سے بنایا۔ کالے اور گورے کی یکساں عظمت بیان فرمائی' بلا تمیز رنگ و نسل کے ہر فرد انسانی کا تعلق مالک حقیقی کے ساتھ برابر فرمایا۔ مرد کی طرح عورت کے حقوق بھی متعین فرمائے اس کو چاروں حیثیت سے پر عظمت اور پروقار فرمایا۔ اس کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید فرمائی۔ بعد ازاں ماں باپ کے حقوق کو اپنے ساتھ بیان فرمایا بیوی کی خاوند کے برابر اور اس کی وزیر (معاون و مددگار) بتایا۔ بہنوں اور بچیوں کو پروقار فرمایا۔ ان کو زندہ درگور کردینے کی بجائے ان کی خدمت و پرورش کو اخروی سعادت قرار دیا۔ اس کے بعد دیگر تمام عزیز و اقارب' پڑوسی' مسافر' تمام بے نوا انسانوں کے حقوق بیان فرمائے۔ یتامیٰ اور مساکین کے حقوق متعین فرمائے رحمت کائنات ﷺ نے "اعطی کل ذی حق حقہ" ہر ایک صاحب حق کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید فرمائی والدین کے حقوق سے اولاد کے حقوق' پڑوسی کے حقوق' بہنوں اور بچیوں کے حقوق' یتامیٰ اور مساکین کے حقوق پوری تفصیل کے ساتھ متعین فرما کر ان کو ادا کرنے کی تاکید فرمائی۔ بلکہ ہر فرد انسانی کی تکریم و تعظیم کا حکم دیا۔ فرمایا "تم زمین والوں پر رحم کرو' آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔" اور فرمایا "جو کسی کو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔" غیر مسلم رشتہ داروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم ارشاد فرمایا۔ الغرض دنیا اور دین کو نہایت مکرم بنایا۔ غرضیکہ "اعطی کل ذی حق حقہ" کے تحت حقوق و فرائض کا ایک وسیع اور قابل عمل اور خوشگوار اور نتیجہ خیز نظام مرتب کر دیا' کہ جس سے بڑھ کر ممکن نہیں اور جسے اپنا کر نوع انسانی بے مثال اور جنت نظیر تمدن کی تشکیل کر سکتی ہے۔

انسان کے بنیادی حقوق:

ظاہر ہے کہ حقوق و فرائض کا وہی نظام نتیجہ خیز ہو سکتا ہے کہ جو باہمی متصادم نہ ہو ہر طبقہ کے لئے یکساں مفید اور قابل قبول ہو' کسی قسم کی باہمی کھینچا تانی ہرگز نہ ہو کہ ایک دوسرے کے ساتھ اور آپس میں ٹکرا جاویں اور یہ حقوق صرف تین ہیں: ہر ایک انسان کی (۱) جان' (۲) مال اور (۳) آبرو۔ ظاہر ہے کہ انسان چاہے کہیں بھی بستا ہے اس کے یہی تین حق بنتے ہیں کہ اس کی جان محفوظ ہو' کوئی دوسرا افراد اس کو قتل و تشدد اور اذیت دینے سے محفوظ رکھے' اس کا مال محفوظ ہو کہ کوئی شخص اسے نہ چھینے' نہ دھوکا سے یا مقدمہ سے چھینے۔ گویا ہر شخص اپنے مال پر سو فیصد ہر طرح مطمئن رہے۔ آبرو کی حفاظت کہ کوئی اس کو گالی گلوچ نہ کرے' کردار کشی نہ کرے' اس کی غیبت' بہتان طرازی یا الزام نہ لگائے' غرضیکہ یہ تین حقوق مع تفصیل متعلقات کے یہی اصل اور بنیادی ہیں جس میں تمام معاشرہ انسانی عدل و انصاف اور پر اعتماد امن و سکون کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ گویا اس خطہ ارضی پر وہ جنت نظیر معاشرہ ہے۔ ان حقوق ثلاثہ میں رحمت کائنات نے سب کو شامل کیا ہے فرمایا کہ "یہ تینوں حقوق دوسروں کو فراہم کرو اور پھر تو مسلم بنے گا" آپ نے ان حقوق کی مختلف پیرایوں میں بار بار تلقین فرمائی حتی کہ حجۃ الوداع کے عالمگیر خطبہ میں انہی بنیادی حقوق ثلاثہ کو اہم ترین پیرایہ میں بیان فرمایا۔ اسی طرح آپؐ نے فرمایا کہ "اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب کہ وہ پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو اور جب تک اس کی ایذا رسانیوں سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔" یہ تمام انعامات صرف اور صرف اسلام کے دامن ہی سے میسر آتے ہیں' اس لئے لوگ سکون تلاش کرنے کے لئے اس کے دامن میں پناہ لیتے ہیں اور ان کو واقعی یہ دولت نصیب ہوتی ہے۔ یہی اسلام کی طاقت اور کشش کا راز ہے' جس کا نتیجہ آپ کے یورپ میں قدم قدم پر نظر آرہا ہے باوجودیکہ وہ ملک انتہائی وسائل والے ہیں مال و دولت والے ہیں مگر سکون وراحت مفقود ہے۔ یہ صرف رحمت کائنات ﷺ کے دامن ہی سے فراہم ہو سکتی ہے۔ اس لئے اسلام کی پیش رفت کو روکنا ناممکنات سے ہے لاکھ پابندیاں لگاؤ' لاکھ اسلام کی کردار کشی کرو' مگر اس کی فطری کشش کو تم لوگ بے اثر نہیں کر سکتے جس کے نتیجہ میں آج

اس ترقی یافتہ ممالک میں اسلام تیزی سے ابھر رہا ہے۔ برطانیہ میں ۱۴ لاکھ‘ فرانس میں ۵۰ لاکھ‘ امریکہ میں ۴۰ لاکھ اور بے شمار جرمن میں نور اسلام سے لوگ منور ہو چکے ہیں۔ لہٰذا ان ممالک کو اب اپنے نظریات پر نظر ثانی کرنا چاہیے کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے‘ رحمت کائنات ﷺ کی عظمت و شان کے سامنے سرنگوں ہو جانا چاہیے‘ اگر ہم نے توہین رسالت کا قانون بنایا ہے تو واقعی ایک حقیقت کو اپنایا ہے۔ بڑے کی عظمت ہی ہوتی ہے اسلام تو ایک کالے اور بے نوا انسان کی عزت و عظمت کا قائل ہے۔ وہ کائنات کے اس عظیم ہستی کی عظمت کا تحفظ کیوں نہ کریں گے ؟ دیکھئے مائیکل ہارٹ نے کائنات کے عظیم ترین انسانوں میں نمبر ون پر رحمت للعالمین ﷺ کو ہی لکھا ہے جبکہ عیسائی ہے مگر اس نے اپنے نبی کو نمبر تین پر رکھا ہے۔

حقوق انسانی اور توہین رسالت :

مندرجہ بالا سطور میں ہم نے کچھ حقائق اور مشاہدات پیش کئے جو بالکل عیاں ہیں مگر ذیل میں یہود و نصاریٰ کی کتب مقدسہ کے حوالہ جات سے بھی کچھ سماعت فرمایئے تاکہ آپ کچھ غور کر سکیں بائبل میں بھی کئی جرائم پر قتل کی سزا مقرر ہے بالخصوص اکابر کی توہین و تنقیص پر۔

توراۃ میں جھوٹے مدعی نبوت کو قتل کیا جائے۔ (تورات کا پانچواں حصہ استثنا باب ۱۳ از یت ص ۵)

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات پر جھوٹے مدعی نبوت کو قتل و ہلاک کا حکم مرقوم ہے :

استثنا ۱۸ : ۲۰ کتاب حزقیل ۱۳ : ۳‘ یسعیاہ ۹ : ۵‘ یرمیاہ ۲۳ : ۵ تا ۲۱‘ زکریا ۱۳ : ۲ تا ۵ کتاب اعمال ۵ : ۳۵ تا ۴۰ وغیرہ کتاب استثنا ۱۷ : ۱۰ تا ۱۲ میں شرعی قاضی اور مفتی کی بات ٹھکرانے والے کو اور اس کی توہین کرنے والے کو واجب القتل لکھا ہے۔

☆ مغلوب بت پرست اقوام (حتی ‘اموری ‘کنعانی‘ فرزی اور یبوسی وغیرہ) کو زندہ نہ چھوڑا جائے کیونکہ ان کے افعال اور بت پرستی تم میں بھی آسکتے ہیں۔ استثنا ۲۰ : ۱۶ تا ۱۸ یہ مسئلہ بھی سچے نبیوں کا مشن ہے کہ وہ دنیا سے بت پرستی ختم کریں بد عملی کو ختم کریں۔ چنانچہ ریلیاہ نے ۴۵۰ مشرکوں کو قتل کر دیا تھا سلاطین اول ۱۸ ش ۱۰۔

☆ جو کوئی بت پرستی کی دعوت دے یا اسے اختیار کرے اسے سنگسار کیا جائے۔ چنانچہ بچھڑا پرستی کی سزا میں تین ہزار اس کے پجاری مارے گئے تھے (کتاب خروج ۳۲ : ۲۸) تو سچے اور یہ حق ملکی توہین پر مجرم کی سزا قتل...... ہو گی۔

☆ تمام بت پرستوں کو اور مشرکوں کو نیست و نابود کر دیا جائے نیز ان کے عبادت خانے برباد کر دیئے جائیں (مگر بد قسمتی سے عیسائی خود مسیح‘ صلیب اور مریم کے مجسموں اور قرون کے صدیوں تک پجاری رہے)

☆ جب برائی کی دعوت دینے والا واجب القتل اور بائیکاٹ کے لائق ہے تو اس کی تلقین پر اور اختیار کرنے پر (مرتد) کیوں واجب القتل نہیں ؟ (استثنا ۲۲ : ۲۴ اور گنتی باب ۲۵)

☆ وہ اگر کوئی کسی آدمی کو ایسے مارے کہ وہ مر جائے تو وہ قاتل قطعی طور پر جان سے مارا جائے۔ (خروج ۲۱ : ۲۰)

☆ اگر کوئی جان بوجھ کر دیدہ و دانستہ اپنے ہمسایہ پر چڑھ آئے تاکہ اسے پکڑے مار ڈالے تو تو اسے میری قربان گاہ سے جدا کر دے تاکہ وہ مارا جائے (یعنی وہ واجب القتل ہے) ...... (خروج ۲۱ : ۱۵)

☆ جو کوئی کسی آدمی کو چرائے (اغوا کرے) وہ قطعی جان سے مارا جائے یعنی وہ بھی واجب القتل ہے (خروج ۲۱ : ۱۶)

☆ جو اپنے ماں باپ پر لعنت کرے وہ قطعی جان سے مارا جائے وہ قطعی جان سے مارا جائے (خروج ۲۱ : ۱۷)

☆ انجیل میں ہے جو اپنے ماں باپ کو برا کہے وہ ضرور جان سے مارا جائے۔ (انجیل متی ۱۵ : ۴‘ مرقس ۷ : ۱۰)

☆ اگر کسی کا بیل کسی مرد یا عورت کو ایسا سینگ مارے کہ وہ مر جائے تو وہ بیل سنگسار کیا جائے اگر وہ بیل کھلا ہو اور اسے مارنے کی عادت ہو تو بیل کو سنگسار کر دیا جائے اور اس کے مالک کو مارا جائے۔ (خروج ۲۱ : ۱۹)

☆ جادوگرنی کو زندہ نہ چھوڑا جائے یعنی قتل کر دیا جائے۔ (خروج ۲۲ : ۱۸)

☆ جو کوئی واحد خدا کو چھوڑ کر کسی اور کے سامنے قربانی چڑھائے وہ بالکل نابود کر دیا جائے۔ (خروج ۲۲ : ۲۰‘ استثنا ۱۷ : ۱۲)

☆ جو مرد یا عورت جس میں جن ہو یا وہ جادوگر ہو تو وہ سنگسار کر کے مار دیئے جائیں۔ (کتاب احبار ۲۰ : ۲۷)

☆ جو خدا کے نام پر کفر بکے (یعنی کلمات کفر بکے) وہ ضرور جان سے مارا جائے ساری جماعت اسے قطعی سنگسار کرے چاہے وہ دیسی ہو یا پردیسی جب وہ پاک نام پر کفر بکے۔ اسی طرح مجرم قاتل کو بھی قتل کیا جائے۔ (کتاب احبار ۲۴ : ۱۶)

☆ سبت یعنی ہفتہ کی بے حرمتی کرنے والا‘ یعنی اس دن کوئی دنیوی کام کرے وہ مار دیا جائے۔ (خروج ۳۵ : ۳۱)

(باقی آئندہ)

مولانا محمد اشرف کھوکھر

اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن
قادیانی افسران کی لوٹ مار

قادیانی افسر ناصر جاوید گیسٹ ہاؤس میں ناؤنوش کی محفلیں سجاتا تھا' جعلی بلوں کے ذریعے چیئرمین کی بیٹی کی شادی کے لئے ایک کروڑ کا خفیہ فنڈ دیا گیا' سابقہ چیئرمین کا یومیہ خرچ بیس ہزار روپے تھا' گروپ اینڈ پنشن انشورنس کے خفیہ فنڈ میں زبردست کھیلے...... قادیانی سرغنے کو ایک سال میں دو ترقیاں دی گئیں' کارکردگی صفر ہونے کے باوجود عہدہ ڈپٹی جنرل منیجر' اعلیٰ افسر نے تمام قواعد و ضوابط کو پس پشت ڈال دیا۔ قارئین! اس رپورٹ سے آپ اندازہ لگا سکیں گے کہ قادیانی کس طرح جونک کی طرح امت مسلمہ کا خون چوسنے میں گھناؤنے حربے استعمال کرتے ہیں اور قومی دولت کو کس طرح اپنے اللوں تللوں میں بے دریغ خرچ کرکے ملک و ملت کو کنگال کرتے ہیں (ادارہ)

اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان بدعنوان کرپٹ اور راشی قادیانی افسران کی آماجگاہ بن گئی۔ جہاں اقربا پروری لوٹ مار نے ادارہ کو کھوکھلا کرکے تباہی کے دھانے پر پہنچادیا۔ سابقہ حکومتوں کے دور میں اس منافع بخش ادارے کو بیس ارب روپے زائد مالی بحران سے دو چار کردیا گیا۔ باوثوق ذرائع کے مطابق ایف آئی اے اربوں روپے فراڈ کے کسی ملزم کو گرفتار کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ متعلقہ حکام بالا اور وزارت داخلہ نے تحقیقاتی رپورٹیں بھاری بھرکم رشوت کی آڑ میں دبادی تھیں۔ صرف ایک سابق چیئرمین ظہیر خان کا یومیہ خرچ بیس ہزار روپے تھا جن کے استعمال میں چند گاڑیاں اور رہائش تین محل نما بنگلوں کے علاوہ انہوں نے پچپن لاکھ روپے سرکاری اور نیم سرکاری دوروں پر اڑادیے' باوثوق ذرائع کے مطابق چیئرمین نے بیٹی کی شادی پر سرکاری فنڈ سے ایک کروڑ روپے سے زائد خرچ کردیے۔ اسٹیٹ لائف میں کرپشن اور لوٹ مار کے حوالے سے بتایا گیا کہ ہاشو سینٹر' شون ریجانسزی اور کمرشل کانفرنس کمپلیکس کے سودوں میں بھی کروڑوں کی ملی بھگت سے بدعنوانیوں کے بڑے بڑے ثبوت ملے ہیں۔ غریب عوام کے پیسے سے قادیانی افسران کی ٹھاٹ بھاٹ اور اللے تللے اس قدر تھے کہ ادارہ کنگال ہوگیا۔ اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن میں بڑے پیمانے پر جو دھاندلیاں اور بے قاعدگیاں اور خورد برد ہوئی اس کا اندازہ ان حقائق سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ سابق چیئرمین ظہیر خان نے ادارہ کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا جبکہ ایگزیکٹو کمیٹی نے منعقدہ اجلاس میں ادارے کی کرپشن لوٹ مار اور بدعنوانیوں اور اقربا پروری کے خلاف کسی قسم کا احتجاج تک نہیں کیا اور قادیانی افسران بالا کی ملی بھگت سے راشی اور بدعنوان افسران تمام تر ذرائع کا بے دریغ استعمال بھی کرتے رہے۔ روزنامہ "عصر" کراچی کی ۹/نومبر ۹۸ء کی اشاعت کے مطابق ادارے کی ایک شخصیت نے بتایا کہ زمینوں اور جائیدادوں کی خرید و فروخت' تعمیراتی پروجیکٹ بھی کرپشن' لوٹ مار' اور کمیشن مافیا سے محفوظ نہ تھے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن واحد قومی ادارہ تھا جس کی تینوں مسلح افواج کے گروپ انشورنس پر بھی اجارہ داری تھی۔ سابقہ حکومت میں اتارنی جنرل قاضی جمیل کے بھائی ایم ظہیر خان اور ان کے ساتھیوں ڈائریکٹر ریئل اسٹیٹ جاوید اشرف حسین' جنرل منیجر سروسز کرنل انور جان بابر' اسپیشل اسسٹنٹ ناصر جاوید خان' ڈائریکٹر فنانس گلریز یزدانی سمیت متعدد بڑے ملزمان کو اس قومی ادارے میں بیس ارب روپے سے زیادہ لوٹ مار کرنے اور اس کے بارے میں واضح شواہد کی موجودگی کے باوجود گرفتار نہ کیا گیا۔ باوثوق ذرائع کے مطابق ادارے میں وقتی طور پر چالوں کا کھیل کھیل کر معاملات کو دبانے کی کوشش کی جارہی ہے جبکہ بعض اہم ملزمان کی باعزت برطرفی کے باعث قانون کی نظروں سے اوجھل کردیا گیا۔ مسلم لیگ کی حکومت بھی ان ڈاکوؤں سے لوٹا ہوا مال واپس لینے میں ناکام ہوگئی ہے۔ عبداللہ ہارون روڈ (کراچی) بالمقابل زینب مارکیٹ والا پلاٹ اور اس پر انٹرنیشنل سینٹر کی تعمیر کا اسکینڈل' شون ریجانسزی کے حصص کی خریداری میں دس کروڑ روپے کی خورد برد اور ہاشو سینٹر کی بالائی چار منزلوں کی ۲۱ کروڑ ۴۲ لاکھ ۶۱ ہزار' ۲۰۰ روپے میں خریداری ادارے میں کرپشن کے واضح ثبوت ہیں۔ باوثوق ذرائع کے مطابق شون ریجانسزی کے اسکینڈل اور آرائے لائن والا پلاٹ سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے شوہر آصف علی زرداری کے مبینہ طور پر اپنے ایجنٹ برادر اقبال میمن کے ذریعے ایک فرضی پارٹی کے نام سے سراسر غیر قانونی طور پر اسٹیٹ لائف کارپوریشن کے مذکورہ بالا افسران کے تعاون سے حاصل کیا گیا' اس پلاٹ پر انٹرنیشنل سینٹر کے نام سے ایک وسیع و عریض

مارکیٹ کی تعمیر شروع کروادی گئی۔ یہ کام اب بھی زور و شور سے جاری ہے جبکہ ایف آئی اے سمیت کسی حکومتی ایجنسی نے اب تک اس تعمیر کو رکوانے کی باقاعدہ کوشش نہیں کی۔

گروپ انشورنس کے بہانے ناصر جاوید قادیانی کی وفاقی تنصیبات میں بلا روک ٹوک آمد و رفت کسی بڑے قومی نقصان کا پیش خیمہ ہوسکتی ہے۔ اس لئے کہ مرزا طاہر نے گروپ انشورنس کے بہانے خصوصی طور پر اسے تعینات کروایا' ناصر جاوید قادیانی کی بیوی برطانوی شہری ہے' خود بھی دہری قومیت کا حامل ہے۔ دہری قومیت اور دہرے پاسپورٹ ہمہ وقت اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق گروپ انشورنس اور پنشن کے شعبہ سے تعلق ہونے کے باعث راولپنڈی میں فوج کے جنرل ہیڈ کوارٹرز سمیت ملک کے تمام چھوٹے بڑے ہوائی اڈوں حتی کہ ایپرن اور براہ راست ہوائی جہازوں کے اندر داخلے اور وفاقی نوعیت کی تنصیبات اور آبادیوں کے مراکز میں آنے جانے کے سلسلے میں سیکورٹی کلیرنس اور آمد و رفت کے پاس اس شخص (ناصر جاوید قادیانی) کو جاری کئے گئے ہیں۔ ان سہولتوں کے باعث وہ ملک کے ایک سرے سے دوسرے کنارے تک چھوٹے بڑے فوجی حلقوں اور حساس شعبوں میں آزادانہ طور پر گھومتا پھرتا ہے' جو قادیانی طبقے کی ملک کی اکثریتی آبادی کے خلاف جارحانہ طرز فکر کے حوالے سے سیکورٹی رسک سے کم نہیں۔

قارئین کرام! مرزائی مرض قیام پاکستان کے ساتھ ہی پاکستان میں آئی۔ سب سے پہلی ناانصافی یہ تھی کہ سر ظفر اللہ قادیانی کو وزارت خارجہ کا منصب دے کر مسلمانوں کے ساتھ بہت بڑی غداری کی گئی۔ ایسے افراد کے ہاتھوں میں ملک کی باگ ڈور دینا کیا ظلم سے کم تھا کہ جو مرزا قادیانی کو رسول آخرین محمد عربی ﷺ کے لائے ہوئے آخری دین کے متوازی نبی و رسول تسلیم کرتے ہیں' اکھنڈ بھارت قادیانیوں کا الہامی عقیدہ ہے' جو ربوہ میں آج بھی مرزائی مردے امانتاً دفن کرتے ہیں تاکہ پاکستان کی وحدت ٹوٹ جانے کے بعد وہ اپنے مرکز قادیان میں مردے دفن کرسکیں۔ جو قرآن مجید کے متوازی مرزا قادیانی کی "پوتھی" تذکرہ کو مانتے ہیں' جو مکہ و مدینہ کے متوازی مرزا قادیانی کی جنم بھومی کو مقدس اور محترم کہتے اور مانتے ہیں۔ بقول حکیم الامت شاعر قرآن علامہ اقبالؒ "قادیانی ملک اور وطن دونوں کے غدار ہیں" ایسے اشخاص جو گوری اقلیت کے پروردہ ہوں' جو حکومت پاکستان کے آئین و قانون کے خلاف اپنے نام نہاد (خلیفہ) کی بات کو ترجیح دیتے ہوں' ایسی اقلیت کے خطرناک لوگوں کو حکومت کے حساس عہدوں پر فائز کرنا کہاں کی عقلمندی ہے؟ جو لوگ آئین پاکستان کی سرعام دھجیاں بکھیرتے ہیں ان کو ملک کے غریب عوام اور مسلمانوں کی قومی دولت سے اللوں تللوں سے روکنا اور قومی دولت کے ضیاع سے بچاؤ کے ٹھوس اقدامات کرنا حکومت پاکستان کی اولین ذمہ داری ہے۔

آیئے ایک اور قادیانی کے کرتوت ملاحظہ فرمائیں:

"قادیانی جنرل منیجر نے فوجی شوگر ملز کھوسکی کو ۶ کروڑ کا نقصان پہنچایا۔ روزنامہ "امت" نومبر ۹۸ء سابق جی ایم فوجی شوگر ملز کھوسکی عبدالغفور احسان قادیانی نے ۹۶۔۹۷ تا ۹۷۔۹۸ء میں چینی کی زیادہ پیداوار کو فروخت نہ کر کے ادارے کو تقریباً ۶ کروڑ ۶۰ لاکھ روپے کا نقصان پہنچایا۔ سابق جی ایم کے چہیتے اسسٹنٹ اسٹور آفیسر نے مہنگے داموں ناقص کوالٹی کا باردانہ خرید اور ۵۰ کلوگرام چینی کی ۸۰ ہزار بوریوں کو باہر کھلے آسمان تلے بے یار و مددگار چھوڑ دیا جو دھوپ کی سختی برداشت نہ کرسکیں اور چینی شیرا بن کر بہنے لگی' جس کے بعد مل انتظامیہ نے خراب بوریاں اٹھوا کر ایک گودام میں رکھ دیں جس میں سے تیس ہزار بوریوں کو ۱۰۰ کلوگرام جوٹ کے باردانہ میں ڈال کر گودام میں رکھا دیا ہے اور ۶۰ ہزار ۵۰ کلوگرام کی چھوٹی بوریاں ویسے ہی گودام میں ڈال کر ڈھانک دی گئی ہیں۔

قارئین کرام! آپ نے قادیانی جی ایم کے کرتوت ملاحظہ کئے' ہم بار ہا بتاچکے کہ قادیانیوں سے بھلائی کی توقع عبث ہے۔ قادیانیوں کو جب بھی موقع ملا مسلمانوں کو نقصان پہنچانے سے دریغ نہیں کیا۔ ہم ہمیشہ حکومت پاکستان سے یہی مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو بڑے بڑے قومی اداروں اور حساس عہدوں سے برطرف کر کے قیام پاکستان کے بنیادی تقاضوں کو پورا کر کے عنداللہ وعندالناس سرخرو ہوں۔ بروز قیامت اگر رسول آخرین محمد عربی ﷺ نے حکمرانوں اور اصحاب اقتدار سے پوچھ لیا کہ تم نے میرے دشمنوں کو کیوں نوازا تھا تو اس وقت ان کے پاس کیا جواب ہوگا؟

حکمرانو! اللہ سے ڈرو' یہ عہدے اور مناصب آپ کے پاس امانت ہیں۔ عہدوں اور مناصب پر اگر دشمنان خدا اور دشمنان رسول (ﷺ) کو فائز کرتے رہے تو امانت میں خیانت کرو گے اور جو امانت میں خیانت کرے وہ مسلمان نہیں۔

آخر میں ہم حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو اعلیٰ عہدوں سے برطرف کر کے قیام پاکستان کے تقاضوں کو پورا کریں۔

☆☆ ☆☆ ☆☆

اخبار ختم نبوت

۱۲ ہندوؤں نے اسلام قبول کر لیا

ضلع نواب شاہ کے علاقے جام داتار کے ۱۲ افراد کا تعلق ۳ گھرانوں سے ہے

ٹنڈو آدم (نمائندہ خصوصی) اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر تین ہندو گھرانوں کے بارہ افراد ہندو دھرم سے تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق جام داتار ضلع نواب شاہ کے رہنے والے ہندو شکاری قوم کے دس افراد جو تین مختلف گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں نے گوٹھ خیر محمد ٹنڈو آدم میں پیر عبدالغفار ملک کے دست حق پرست پر کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ نو مسلموں کے اسلامی نام بالترتیب اس طرح رکھے گئے ہیں:

بلاول خان عمر ۳۸ سال' سلمیٰ زوجہ بلاول ۲۵ سال' افتخار علی ولد بلال ۴ سال' ریحانہ بی بی ولد بلاول ۳ سال' مختیار علی ولد بلاول ایک سال' حکام علی عمر ۳۵ سال' غلام فاطمہ زوجہ حاکم علی ۳۰ سال' بارہ بی بی ولد حاکم علی ۴ سال' بابر علی ولد حاکم علی ایک سال' وندی بی بی عمر ۵۰ سال' سد صورو خان ۳۵ سال اور سائرہ بی بی زوجہ سد صورو عمر ۳۰ سال۔ اس موقع پر خوشی میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور لوگوں کی بڑی تعداد نے نو مسلموں کو مبارکباد دی۔

●●

قادیانیوں کے سرغنہ کو گرفتار کیا جائے گا' محمد یوسف

سب کچھ برداشت کرینگے ناموس رسالتؐ پر آنچ نہیں آنے دیں گے' سوات کے علماء کی ڈی سی سے ملاقات

(سلیم خان' رشید اقبال) قادیانیوں کے روپوش ضلعی صدر نعمت اللہ کو جلد گرفتار کیا جائے گا جبکہ گرفتار افراد کو قانون کے مطابق سزائیں دی جائیں گی' علماء کرام کا کردار قابل ستائش ہے ان خیالات کا اظہار ڈپٹی کمشنر سوات نے علماء کے بیس رکنی وفد سے ملاقات کے دوران کیا' اس موقع پر شیخ الحدیث مولانا رحیم اللہ' مولانا قاری عبدالباعث صدیقی' مولانا نورالحق نور (رکن مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) نے وفد کی نمائندگی کی جبکہ وفد میں خدمت کمیٹی سوات کے چیئرمین ظاہر شاہ خان' فضل رحمٰن خان کے علاوہ مولانا تاج محمد' مولانا قاری محمد طیب' ڈاکٹر علیم اللہ' مولانا عبدالرحمٰن' مولانا زین العابدین' مولانا عرفان الدین' حافظ عبدالقیوم' حافظ عبدالرحمٰن' حاجی فضل مولا' حاجی سردار علی' سید بدر زمان صبا' رشید اقبال شامل تھے علماء کرام نے کہا کہ قوم سب کچھ برداشت کر سکتی ہے مگر ناموس رسالت ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتی مالاکنڈ ڈویژن میں قادیانیوں اور پرویزیوں کو سرگرمیوں کی اجازت نہیں دیں گے' ڈپٹی کمشنر سوات محمد یوسف نے کہا کہ نعمت اللہ کو جلد گرفتار کیا جائے گا اور گرفتار افراد کو قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔ انہوں نے حالیہ واقعہ پر امن وامان کا مسئلہ پیدا نہ کرنے پر علماء کرام کے کردار کو سراہا۔

حکومت ملک سے دہشت گردی کی روک تھام کیلئے اندرون سندھ اور کراچی میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے

حیدر آباد (پ ر) ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے ترجمان مولانا محمد علی صدیقی نے اپنے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی آئے دن کوئی نہ کوئی شرارت کر کے سندھ کے خصوصی طور پر اور ملک کے عمومی طور پر حالات کو خراب کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ جیسے ضلع سانگھڑ میں قادیانیوں نے تحریف شدہ قرآن مجید کی تقسیم۔ گولارچی تحصیل میں سادہ لوح مسلمانوں کے قومی ڈیٹا فارم خراب کرنے اور اب نوکوٹ کے علاقہ میں مسلمانوں کی مسجد کی شہادت اور نوکوٹ شہر میں سر عام مسلمانوں پر فائرنگ کے ساتھ ساتھ ضلع میرپور خاص کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا پروگرام قادیانیوں نے ترتیب دیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ضلع حیدر آباد میں بشیر آباد قادیانی اسٹیٹ' ضلع عمر کوٹ کے فضل بھمبرو' نفیس نگر' تالہی ضلع میرپور خاص شہر اور نصرت آباد فارم میں قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہوں پر واضح انداز میں کلمہ طیبہ کے بورڈ لگائے ہوئے ہیں اور اس طرح وہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے مطابق توہین رسالتؐ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ لہٰذا حکومت پاکستان اور گورنر سندھ قادیانیوں کے خطرناک عزائم کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے فوری کارروائی کا حکم دیں تاکہ کوئی

ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) نواز شریف پاکستان میں اسلامی نظام اسی طرز پر نافذ کریں' جس طرح طالبان افغانستان میں شرعی قوانین نافذ کر رہے ہیں تو علماً حق نواز شریف کے سپاہی بن کر نواز شریف کی سربراہی میں ملک و قوم کی خدمت کریں گے اور ملک و ملت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ لیکن نواز شریف کے شریعت بل سے متعلق بیانات اور مسلم لیگی لیڈروں کی سرگرمیاں سراسر اسلام دشمنی کا حصہ ہیں۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت علماً اسلام کے مرکزی رہنما مولانا محمد لقمان علیپوری نے سالانہ ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

ختم نبوت کانفرنس کی صدارت آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سربراہ اور خانقاہ سراجیہ (کندیاں شریف) کے سجادہ نشین مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) نے کی' جبکہ کانفرنس سے جمعیت علماً اسلام کے مرکزی رہنما مولانا محمد لقمان علیپوری' سپاہ صحابہؓ پنجاب کے صدر مولانا محمد احمد لدھیانوی' حرکۃ الجہاد الاسلامی کے کمانڈر مفتی محمد اولیس' مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری' ناظم تبلیغ مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالباقی' مولانا محمد شریف ہاشمی' قاری محمد حنیف شاہد' محمد مشتاق' قاری محمد ریاض' مولانا عبدالباری' ابواسامہ' قاری محمد سرور اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ دارالعلوم ختم نبوت چیچہ وطنی کے ۷ سالہ طالب علم محمد عثمان نے حفاظت قرآن کے موضوع پر انگلش میں تقریر کر کے سامعین کو حیران کر دیا۔ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے' مولانا محمد لقمان علیپوری نے کہا کہ مولانا فضل الرحمن پر الزامات لگانے والے عقل کے اندھے ہیں' مولانا فضل الرحمن نے طالبان حکومت سے تعاون کیا' اس کا نتیجہ ہے کہ طالبان حکومت کو سب سے پہلے پاکستان نے تسلیم کیا۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا محاذ ہمارا اجدادی پلیٹ فارم ہے اور اسی پلیٹ فارم سے مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی قیادت میں دین اسلام کی سربلندی کا کام ہوگا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا کہ ملک میں جاری دہشت گردی میں پس پردہ قادیانیوں کا ہاتھ ہے اور اس کے ثبوت موجود ہیں' لیکن حکومت غیر ملکی طاقتوں کے خوف سے قادیانیوں کے خلاف کارروائی نہیں کرتی۔

خیرپور میرس میں مولانا اللہ وسایا کا خطاب

خیرپور میرس (خان محمد کندھانی) یہ بات ہر عوام الناس پر عیاں ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تنظیم ایک خالص مذہبی تنظیم ہے اور جو قادیانی گروہ کا تعاقب کر رہی ہے اور اس کے مبلغین حضرات دنیا کے کونے کونے میں پہنچ کر اس اسلام و ملک دشمن گروہ قادیانیت کا کامیاب تعاقب کر رہے ہیں اور یہ کام شب و روز جاری ہے اور اس عالمی مذہبی تنظیم کا ایک شعبہ دارالمبلغین ہے ان کے تحت سالانہ رد قادیانیت کے موضوع پر کورس ہوتا ہے' جو سب سے پہلے فاتح قادیاں محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ نے قائم کیا' قادیان میں اس کے بعد ملک آزاد جب ہوا تو چنیوٹ ہوتا رہا اس کے بعد یہ ملتان منتقل ہو گیا اس کے بعد یہ باقاعدہ کورس اب ربوہ میں منعقد ہوتا رہتا ہے اور ملک کے کافی تعداد میں وکلاً' پروفیسرز اور طلباً حضرات شرکت کرتے ہیں اور اس فتنہ کے خلاف اچھی طرح سے ہمارے مرکزی مناظرین حضرات لیکچر دیتے ہیں اور قادیانیت کا پول منظر عام پر لا کر یہ واضح کرتے ہیں کہ مرزائی جن تاویلات کا سہارا لیتے ہیں' اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے صرف قادیانی سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اپنے کو مسلمان کہلواتے ہیں جس کا علمی رنگ میں تعاقب طلباً کرام سیکھ کر اپنے اپنے علاقوں میں مسلمانوں کو قادیانیوں کے دھوکہ سے بچائے رکھتے ہیں۔ یہ سالانہ کورس شعبان میں ۱۸ روزہ ہوتا ہے' اس سلسلہ میں یعنی طلباً کی شرکت کرنے کے لئے ترغیب دینے کے سلسلہ میں ضلع خیرپور میرس کے بروز ہفتہ بعد نماز ظہر مدرسہ حمادیہ میں پروگرام ہوا جس میں طلباً کرام کے علاوہ وکلاً و شہر کے معزز حضرات نے شرکت فرمائی۔ پروگرام کو مختصر کرتے ہوئے مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کیا' سندھ کے مشہور و معروف درسگاہ مدرسہ صبغیہ ٹھری میں بعد نماز عصر ہوا۔ جس میں طلباً کے علاوہ شہر کے کافی جماعتی حضرات نے شرکت فرمائی نماز کے بعد متصل مولانا شبیر احمد صاحب نے چند منٹ خطاب کیا اس کے بعد مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب نے تاریخ کے حوالہ جات سے فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے کی ترغیب دی' مغرب سے پہلے آپ کا خطاب اختتام پذیر ہوا اور مولانا سکھر روانہ ہوئے۔

ٹنڈو آدم میں جلسہ معراج النبی ﷺ

(رپورٹ عابد حسین ہنجھور) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و شبان ختم نبوت یونٹ اقبال کالونی ٹنڈو آدم کی طرف سے فیصل مسجد شاہ فیصل اسٹریٹ ٹنڈو آدم میں جلسہ معراج النبی اور تربیتی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ اس پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا نعت اور نظم جناب محمد اعظم قریشی صاحب اور سید خورشید عالم صاحب نے پیش کیں، مولانا قاری عطاالرحمن نے اپنے مخصوص انداز میں سیرت رسول اکرم ﷺ پر خطاب کیا۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغ مولانا ابو طلحہ محمد راشد مدنی صاحب نے خطاب کیا، انہوں نے اپنے خطاب میں واقعہ معراج کو تفصیلی طور پر بیان کیا اور آخر میں مولانا نے قادیانی عقائد و عزائم سے حاضرین جلسہ کو آگاہ کیا اور وزیر اعظم نواز شریف سے مطالبہ کیا کہ وہ گستاخ رسول سیٹھ کو فوراً گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دیں۔ مولانا کی تقریر کے اختتام پر حاضرین نے جہاد ختم نبوت اور ناموس رسالت ﷺ کے لئے اپنے نام لکھوائے اور عہد کیا کہ آج کے بعد ہم اپنی صلاحیتیں نبی اکرم ﷺ کے لئے وقف کر دیں گے اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں گے۔ رات ساڑھے گیارہ بجے جلسہ مولانا مدنی کی دعا پر اختتام کو پہنچا، دعا کے بعد شبان ختم نبوت اقبال کالونی کے جنرل سیکریٹری محمد شفیق صاحب نے تمام کارکنوں کی چائے کے ساتھ تواضع کی۔

حضرت مولانا فقیر اللہ اختر کے تبلیغی دورے

ڈسکہ (خالد محمود) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے ضلع گجرات کا تبلیغی دورہ کیا اور ضلع بھر میں مرزائیوں کی سرگرمیوں کی صورت حال، رد قادیانیت کورس میں شرکت کی ترغیب اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ اپنے دورہ کے دوران مولانا فقیر اللہ اختر نے گجرات شہر کھاریاں، گلیانہ، سہنہ، بھدر، منگن کسانہ، سعد اللہ پور اور پنڈی دھوتراں میں مختلف اجتماعات اور اجلاسوں سے خطاب کیا۔ ان اجتماعات سے چوہدری قمر الزمان، چوہدری محمد ہارون، حفیظ احمد معاویہ، ڈاکٹر محمد قاسم، مولانا قمر الزمان صدیقی، چوہدری احسان اللہ، مولانا قاری نصیر اللہ، مولانا محمد یوسف الحسینی، مولانا محمود الحسن، مولانا شہزاد طارق، مولانا قاری محمد یونس، مولانا قاری عطاء اللہ، ڈاکٹر امجد شکور، مولانا سلطان حبیب اور عطاء اللہ نے بھی خطاب کیا۔ مولانا فقیر اللہ اختر نے ان مقامات پر انفرادی ملاقاتوں میں تازہ ترین حالات اور رد مرزائیت کورس پر تبادلہ خیال کیا۔ سہنہ میں مولانا فقیر اللہ اختر جماعتی کارکن عبد الشکور کے گھر بھی گئے اور ان کی رحلت پر ان کے پسماندگان اور مولانا قاری محمد یونس سے جماعت کی طرف سے اظہار تعزیت کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ کارکن حاجی محمد ابراہیم عرف کالے خان کی اہلیہ اور حاجی عبد المتین مرحوم، حاجی عبد المبین اور محمد سلمان آف البدر اسٹور کی والدہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کو قبرستان کلاں میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ عالمی مجلس ختم نبوت کے قائدین امیر مرکزیہ حضرت خواجہ خان محمد، ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا خدا بخش اور گوجرانوالہ مجلس کے عہدیداران مولانا حکیم عبد الرحمن آزاد، مولانا قاری محمد یوسف عثمانی، حافظ احسان الواحد، چوہدری غلام نبی، پروفیسر حافظ محمد اعظم، پروفیسر حافظ محمد انور، سید احمد حسین زید، مولانا فقیر اللہ اختر، حافظ محمد ثاقب، طالب اعوان، حافظ شوکت محمود نے مرحومہ کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا ہے اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی ہے۔

ختم نبوت کانفرنس کوٹ ہیرا

شہید کے خون کی سرخی سے کائنات سے ظلم و بربریت کے سیاہ باطل چھٹ جاتے ہیں اور علم و عرفان کی کرنوں کو راستہ مل جاتا ہے۔ اس سے دین اسلام کی حقانیت دنیا پر عیاں ہو جاتی ہے۔ تحریک ختم نبوت کا مقصد دین اسلام کی سربلندی ہے اور اسے عجمی اور سامراجی آلائشوں سے پاک رکھنا ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جید عالم دین مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے شہید کشمیر مجاہد ختم نبوت ٹیپو سلطان شہید کی یاد میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس کوٹ ہیرا میں کیا۔ جس کی صدارت حافظ محمد ثاقب نے کی کانفرنس سے مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا حافظ گلزار احمد آزاد، اور ماسٹر ذوالفقار علی نے خطاب میں سید حفیظ اللہ شاہ، رانا محمد شوکت، کاشف زمان گوندل، ثاقب اللہ چٹھہ، رانا محمد شبیر، مستری نصر اللہ، سمیع اللہ نمبردار، محمد رمضان قصاب، لیاقت علی سیفی، ماسٹر محمد نواز، ماسٹر محمد عارف محمود شہباز احمد نے مجلس منتظمہ اور حاجی محمد اسلم، حاجی شجاع اللہ چٹھہ کی سرپرستی اور چوہدری افتخار احمد کی نگرانی میں کانفرنس ہوئی۔ کانفرنس میں صوفی اصغر علی نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ علاوہ ازیں نمبر روڈ علیپور چٹھہ میں بھی دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ جس سے پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل مولانا علامہ زاہد الراشدی، حافظ محمد ثاقب، مولانا فقیر اللہ اختر، سائیں پیر محمد اسلم اویسی، مولانا حافظ محمد سعید نقشبندی، مولانا حافظ شفقت احمد نقشبندی، مولانا محمد قاسم نعمانی، مولانا محمد اسلم گھمن، قاری حافظ عبد الستار نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے انتظامات محمد خالد چشتی، سجاد احمد تونسوی، یاسین عابد اور دیگر کارکنوں نے کئے تھے۔

دعائے صحت کی اپیل

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عزیز اور شب و روز کے سفر و حضر کے ہمسفر جناب حافظ محمد عابد صاحب جگر کے عارضہ میں مبتلا ہیں، تمام جماعتی احباب اور قارئین ختم نبوت سے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

(ادارہ ختم نبوت)

علماء کرام کے لئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کی اپنے اہل خانہ کے لئے ہمارے یہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی، مزید بصورت اصل واپسی سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں۔

نوٹ: (یہ پیشکش صرف ۹ ذوالحجہ تک کے لئے ہے)

دورۂ حدیث کے طلبہ بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں

فقط خادم علماء حق

حاجی الیاس صاحب عفی عنہ

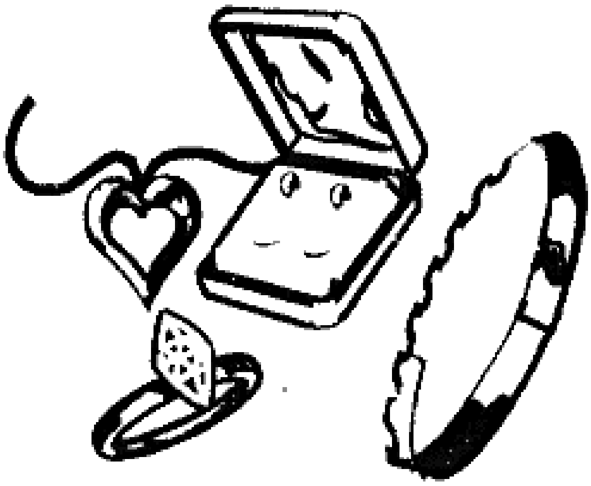

ستارا جیولرز

صرافہ بازار میٹھادر کراچی۔ فون: ۷۴۵۰۸۰

REGD. NO. SS-160

فرما گئے یہ ہادی

لا نبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

بمقام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ)

30 تا 18 نومبر دسمبر 98ء

بمطابق 10 تا 28 شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ

سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس

وفاق کا امتحان دینے والے جو طلباء آرہے ہیں گے ان کو رہائش و خوراک کی سہولت دی جائے گی، البتہ تعلیم شعبان کو شروع ہوگی۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی (کراچی)

حضرت مولانا محمد امین صفدر (اوکاڑوی)

حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی

حضرت مولانا اللہ وسایا (ملتان)

حضرت مولانا زاہد الراشدی (گوجرانوالہ)

حضرت مولانا عبداللطیف مسعود (ڈسکہ)

طاہر رزاق

اشتیاق احمد

خدا بخش

محمد اسماعیل

طارق محمود

جمال اللہ

حفیظ الرحمن

محمد متین خالد

محمد اکرم طوفانی

درخواستیں سادہ کاغذ پر

نام ——— ولدیت ———

مکمل پتہ ڈاک ———

تعلیم ——— پیشہ ———

درخواستیں بھیجنے کا پتہ: (حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان فون 061-514122